يد الله على الجماعة ترمذی لا جماعة الا بامارة دارمی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہفت روزہ تنظیم اہل حدیث لاہور

جماعت اہل حدیث کا خصوصی ترجمان

بانی: حافظ محمد عبداللہ روپڑی رحمہ اللہ

حافظ عبدالقادر روپڑی رحمہ اللہ

حافظ محمد جاوید روپڑی رحمہ اللہ

نگران اعلیٰ: صاحبزادہ عارف سلمان روپڑی

مدیر اعلیٰ: حافظ عبدالغفار روپڑی

جلد 58 | شمارہ 35 | جمعۃ المبارک 5 تا 11 ستمبر 2014ء | فون 042-37656730 | فیکس 042-37659847

شہداء کی برزخی زندگی

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلَا تَقُولُوا لِمَن يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ ۚ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَٰكِن لَّا تَشْعُرُونَ﴾ ''اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں انھیں تم مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم شعور نہیں رکھتے''

(البقرہ:154)

صحیح مسلم میں ہے: ''شہداء کی روحیں سبز رنگ کے پرندوں کے قالبوں میں ہوتی ہیں اور جنت میں جہاں سے چاہتی ہیں کھاتی پیتی ہیں، پھر عرش کے نیچے لگی ہوئی قندیلوں کے پاس آکر بیٹھ جاتی ہیں اور جب بھی ان کا پروردگار ان کی طرف دیکھتا ہے اور فرماتا ہے کہ کیا تم کچھ چاہتے ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں کہ ہم کیا چاہیں؟ جبکہ ہم تو جنت میں جہاں سے چاہیں کھاتے پیتے ہیں، اللہ تعالیٰ شہداء سے تین مرتبہ یہی پوچھتا ہے، پھر جب وہ (شہداء) تصور کرتے ہیں کہ سوال کیے بغیر انھیں نہیں چھوڑا جائے گا تو وہ کہتے ہیں اے ہمارے پروردگار ہم چاہتے ہیں کہ تو ہماری روحوں کو ہمارے جسموں میں لوٹا دے تاکہ ہم ایک بار پھر تیرے رستے میں شہید کر دیے جائیں۔''

اسی طرح حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''بلاشبہ مومن کی روح ایک ایسا پرندہ ہے جو جنت کے درختوں سے (پھل وغیرہ) کھاتا رہتا ہے حتیٰ کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے اس کے جسم میں لوٹا دے گا۔'' معلوم ہوا کہ اللہ کی راہ میں شہید کیے جانے والوں پر جزع وفزع کرنا، کپڑے پھاڑنا اور بال نوچنا سراسر جہالت ہے جبکہ انھیں تو ایسی عیش وآرام والی زندگی مل گئی ہے جس پر رشک کرتے ہوئے ہم سب کو آرزو کرنی چاہیے۔ اس لیے تمام اہل ایمان کو یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ جو شخص اللہ کی راہ میں جان دیتا ہے وہی درحقیقت حیات جاوداں پاتا ہے۔

www.jaamia.com weekly.tanzeem@gmail.com

درس حدیث

حافظ عبدالوحید روپڑی (سرپرست جماعت اہلحدیث)

حصول امن کے سنہری اصول بزبان رسول مقبول

عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِامْرَأَةٍ تَبْكِي عِنْدَ قَبْرٍ فَقَالَ اتَّقِي اللهَ وَاصْبِرِي فَقَالَتْ إِلَيْكَ عَنِّي فَإِنَّكَ لَمْ تُصَبْ بِمُصِيبَتِي وَلَمْ تَعْرِفْهُ فَقِيلَ لَهَا إِنَّهُ النَّبِيُّ ﷺ فَأَتَتْ بَابَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدَهُ بَوَّابِينَ فَقَالَتْ لَمْ أَعْرِفْكَ فَقَالَ إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى. حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک عورت کے پاس سے گزرے جو قبر پر بیٹھی رو رہی تھی آپ نے اس سے فرمایا: اللہ سے ڈر اور صبر کر، اس نے کہا مجھ سے دور ہو جاؤ، تجھے وہ مصیبت نہیں پہنچی جو مجھے پہنچی ہے۔ وہ رسول اللہ ﷺ کو پہچانتی نہیں تھی۔ بعد میں اسے بتایا گیا کہ وہ تو رسول اللہ تھے، چنانچہ وہ سن کر آپ کے دروازے پر آئی، وہاں دربانوں کو نہ پایا، اس نے آپ سے عرض کی کہ میں نے آپ کو پہچانا نہیں تھا، آپ نے اسے وعظ و نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: صبر تو صدمے کی ابتداء میں ہوتا ہے۔

(بخاری بشرح الکرمانی کتاب الجنائز باب زیارۃ القبور ج 7 ص 72 رقم الحدیث: 1283 مسلم کتاب الجنائز باب صبر المصیبۃ عند الصدمۃ الاولی ج 3 جز 6 ص 19 رقم الحدیث: 926)

اسلام نے انسان کو زندگی بسر کرنے کے بہترین اصول و ضوابط بتلائے ہیں۔ اگر ان اصولوں کی پاسداری کی جائے تو انسان معاشرے میں کامیاب زندگی بسر کر سکتا ہے اور جب وہ اس دنیا سے کوچ کرتا ہے تو لوگ اس کی مثالیں پیش کرنے میں فخر محسوس کرتے ہیں، ان اصولوں میں سے تحمل و بردباری اور صبر بھی ہے کیونکہ انسانی فطرت میں عجلت ہے، یہی چیز انسان کو ظلم و زیادتی اور کمزور کو دبانے کی طرف ابھارتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی طرف لے جاتی ہے۔ جس سے معاشرے میں فتنہ و فساد کا دروازہ کھلتا ہے۔ اگر ایسے موقع پر انسان شریعت کے سنہری اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے انہیں اپنے سینے سے لگا کر تحمل و بردباری اور صبر و استقلال سے کام لے تو انسان بہت سے فتنوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ. "طاقتور وہ نہیں جو دوسرے کو (پچھاڑ) دے اصل طاقتور وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھے۔"

(بخاری بشرح الکرمانی کتاب الادب باب الحذر من الغضب ج 21 ص 187 رقم الحدیث: 6114 مسلم کتاب البر باب فضل من یملک نفسہ ج 8 جز 16 ص 139 رقم الحدیث: 2609)

موجودہ دور میں افراتفری اور فتنوں کے اسباب میں سے ایک سبب عدم برداشت اور بے صبری بھی ہے۔ وطن عزیز میں مختلف مذاہب اور مسالک کے لوگ آباد ہیں اور شریعت نے ان کو بے لگام نہیں چھوڑا بلکہ ہر ایک کی حدود متعین کرتے ہوئے ان کے حقوق رکھے ہیں لیکن ہمارے ہاں عدم برداشت کا یہ حال ہے کہ دوسروں کے حقوق دینا تو دور کی بات ہے کوئی اپنے سوا کسی کے حقوق تسلیم کرنے کے لیے بھی تیار نہیں۔

جماعت اہل حدیث کا خصوصی ترجمان
ہفت روزہ تنظیم اہل حدیث لاہور

مدیر انتظامی
حافظ عبدالوہاب روپڑی
فاضل ام القریٰ مکہ مکرمہ

ادار یہ

پروفیسر میاں عبدالمجید

اوراُمید ٹوٹ گئی

عمران خان اور طاہر القادری نے 14 اگست سے پوری قوم کو خلجان میں مبتلا کیا ہوا تھا۔ کینیڈا کے شیخ کا تو ایک ہی نعرہ تھا "سیاست نہیں ریاست بچاؤ" اور اس کے لیے وہ جمہوریت، جمہوری اداروں بلکہ پورے نظام کو ہی تباہ کرنے کا ایجنڈا لے کر آئے تھے۔ عمران خان جمہوریت کے تو حامی ہیں لیکن انھیں ایسی جمہوریت چاہیے جس میں ان کے ٹکٹ یافتہ تمام امیدواران کامیاب ہوں۔ وزارت عظمیٰ کی کرسی ان کے لیے بنی ہوئی ہو، اس کے لیے وہ زیادہ انتظار بھی نہیں کر سکتے چونکہ 11 مئی 2013ء کے الیکشن ان کی اس خواہش کو پورا نہیں کر سکے لہٰذا وہ الیکشن فراڈ اور دھاندلی زدہ تھے۔

چیف جسٹس آف پاکستان جناب افتخار محمد چوہدری چیف الیکشن کمشنر جناب فخر الدین پنجاب کے نگران وزیر اعلیٰ جناب نجم سیٹھی کی وہ تعریفیں کرتے تھکتے نہیں تھے لیکن جب انتخاب کا نتیجہ ان کی مرضی کے خلاف آیا تو ان تینوں حضرات پر دھاندلی کرانے کے الزامات لگا دیے، پھر اپنے بیانات اور خطابات میں ان پر بہتان بازی کی انتہاء کر دی۔ ان کی زبان درازی پر سابق چیف جسٹس جناب افتخار محمد چوہدری نے تو انھیں ہتک عزت پر ہرجانے کا نوٹس بھی بھیج دیا۔ جس پر موصوف نے ٹی وی اور اخبارات کے ذریعے معافی مانگی۔

بہر حال 14 اگست یوم آزادی کے دن خان صاحب نے آزادی مارچ کے نام پر اسلام آباد میں دھرنے کا اعلان کیا۔ ادھر قادری صاحب نے انقلاب مارچ کے نام پر اسی تاریخ کو اسلام آباد میں دھرنے کا اعلان کر دیا، اپنے اپنے سٹیج سجا کر دونوں حضرات نے دھواں دھار تقاریر کرنے کا شوق خوب پورا کیا اور پھر رفتہ رفتہ اپنے ایجنڈے سے انحراف کرتے ہوئے وزیر اعظم کے استعفیٰ پر دونوں کی تان ٹوٹ گئی۔ ادھر جناب وزیر اعظم نے حالات کو بگڑنے سے بچانے کے لیے دونوں حضرات سے رابطے کے لیے اپنے وزراء پر مشتمل کمیٹی بنائی جو طے شدہ معاملات کے بارے میں مکمل بااختیار تھی۔

مجلس ادارت

مدیر اعلیٰ: حافظ عبدالغفار روپڑی
مدیر: پروفیسر میاں عبدالمجید
مدیر انتظامی: حافظ عبدالوہاب روپڑی
معاون مدیر: حافظ عبدالجبار مدنی
معاون مدیر: مولانا شاہد محمود جانباز
منیجر: حافظ عبدالظاہر جاذب 0300-8014915
Abdulzahir143@yahoo.com
کمپوزنگ: تنظیم کمپوزنگ سنٹر 0300-4184081

فہرست

درس حدیث	1
اداریہ	2
الاستفتاء	5
تفسیر سورۃ الاعراف	7
جاگتے رہنا	9
شیطان انسان کے روپ میں	12

زرتعاون

فی پرچہ 10 روپے
سالانہ 500 روپے
بیرون ممالک 200 ریال (امریکی 50 ڈالر)

مقام اشاعت

ہفت روزہ "تنظیم اہلحدیث" رحمن گلی نمبر 5 چوک دالگراں لاہور 54000

دونوں حضرات سے ان کے اپنے اپنے کنٹینرز میں مذاکرات ہوتے رہے، پانچ بار حکومتی اور احتجاجی ٹیموں میں مذاکرات ہوئے لیکن ان کی ایک ہی ضد تھی کہ نواز شریف کے استعفیٰ کے علاوہ کوئی بات قابل قبول نہیں۔ کارکنوں کی جس طرح تین وقت خاطر تواضع ہوتی تھی اور معتبر لوگوں کی زبانی یہ بھی سنا کہ حاضرین کو نقد رقوم بھی دی جاتی تھیں۔ ادھر ایسے ٹی وی چینلز بھی تھے جو عملاً شہادت دے رہے تھے کہ بہتی گنگا میں ہم نے صرف ہاتھ دھونے پر اکتفا نہیں کیا بلکہ جی بھر کے اشنان بھی کیا ہے۔ لوگوں میں ان دھرنوں کی تعداد دکھانے کیلئے ایک دفعہ پر جوش ہجوم کو خالی کرسیوں کے اوقات میں بھی پرانی تصویریں دکھا کر مجمع کئی کئی گنا ظاہر کیا جاتا۔ ریڈ زون کے اندر یلغار کے دوران لوگوں میں حکومت کے خلاف نفرت اور بلوائیوں سے ہمدردی کرنے کے لیے اپنی طرف سے ہی پولیس کے ہاتھوں سات خواتین شہید کروا لیں۔ ردعمل میں پولیس نے جو کیا برا کیا اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ حکومت نے فوری طور پر نوٹس لے کر ذمہ داران پولیس ملازمین کے خلاف کارائی کا یقین بھی دلایا اور فوٹیج کے ذریعے ان ملازمین کی شناخت بھی کروالی۔

انصاف کا تقاضا تو یہ تھا کہ میڈیا کی تنظیمیں جہاں پولیس والوں کے خلاف جلوس نکال رہی تھیں اور انھیں سزا دینے کا مطالبہ کر رہی تھیں۔ وہیں ایسی من گھڑت اشتعال انگیز جھوٹی خبریں دینے پر ایسے ٹی وی چینلز کے خلاف کاروائی کا مطالبہ بھی کرتیں۔ ادھر بار بار احتجاجی قائدین کے خطابات اور سوال و جواب کے ان کے حق میں پروپیگنڈہ مہم میں دونوں کرپشن کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے والوں سے بار بار سوال کرتے کہ یہ نقد دیہاڑیاں اور تین وقت کے لنگر کے پیسے کہاں سے آتے ہیں۔ 14 اگست سے لے کر آج اٹھارویں دن تک جو تجوریوں کے منہ کھلے ہوئے ہیں تو یہ قارون کا خزانہ کہاں سے آ گیا ہے؟ لوگوں کے کاروبار ٹھپ ہو گئے، اسلام آباد علاقہ ممنوعہ بنا رہا، بیرونی سرمایہ کاروں نے رخ موڑ لیا۔

چین کے صدر جو اربوں ڈالر کے منصوبے وطن عزیز میں شروع کرنے والے تھے اور اس مقصد کے لیے خود پاکستان آ رہے تھے، انھوں نے دورہ منسوخ کر دیا۔ اگر عام کاروباری سے لے کر ملک کے لیے بیرونی سرمایہ کاروں کی سرمایہ کاری سے ہاتھ کھینچ لینا ملکی معیشت کو ناقابل تلافی نقصان، پوری دنیا میں پاکستان کو رسوا کرنا پوری ملکی انتظامی مشینری کو جام کر دینا شاہراہ دستور کے کھولنے کے سپریم کورٹ کے حکم کی مسلسل نافرمانی پارلیمنٹ ایوان وزیر اعظم ،ایوان صدر جو کہ ہماری قومی یکجہتی اور عزت وعظمت کے نشان ہیں۔

ان کی بے توقیری کارکنوں کو اشتعال دلا کر پولیس اور فورسز پر حملے غرضیکہ عمران خان قادری کے جرائم کی فہرست تیار کی جائے تو یہ بہت طویل ہے۔ جب ہم ان جرائم کے پس پردہ محرکات پر غور کریں تو جو حقیقت منکشف ہوتی ہے۔ وہ مختصراً یہ ہے کہ عالم اسلام کی واحد ایٹمی طاقت کو غیر مستحکم کرنے، انتشار پھیلانے، معیشت تباہ کرنے ملکی دفاعی اداروں اور حکومتی مشینری میں باہم غلط فہمیاں پیدا کرنے کا کوئی ملک دشمن ایجنڈا تھا۔ جس کے لیے نامعلوم کن کن پاکستان دشمن طاقتوں نے سرمایہ مہیا کر کے یہ ڈرامہ تشکیل دیا۔

دونوں قائدین اپنے اپنے کیمپ میں اپنے دیہاڑی داروں کو جب بھی خطاب فرماتے انھیں کبھی چوبیس گھنٹے اور کبھی اڑتالیس گھنٹے میں ایمپائر کے انگلی کھڑی کرنے کی نوید جانفزا سناتے۔ ظاہر ہے کہ وطن عزیز کا ہر محب وطن شہری پریشان ہو جاتا تھا اور ان کی تقاریر سن کر یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا تھا کہ کہیں یہ سارا کھیل ایمپائر کے اشارے پر ہی تو نہیں کھیلا جا رہا۔ چنانچہ پورے ملک کی بار ایسوی ایشنز دینی وسیاسی جماعتیں میدان میں آ گئیں۔ وکلاء تنظیموں کے عہدیداران نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ ایمپائر کی اٹھنے والی انگلی توڑ دی جائے گی۔

ادھر نوجوان آوارہ مزاج لڑکوں کے لیے جس طرح ہزاروں خوبرو لڑکیاں اکٹھی کر کے عمران خان نے رات کے شو سجائے اور نوجوان لڑکے لڑکیوں کے مخلوط ڈانس کی طرح ڈالی۔ اس پر تقریباً تمام دینی جماعتوں نے اس فحاشی اور بے حیائی کے خلاف جلوس نکالے اور بھرپور احتجاج کیا۔ کیا شیخ الاسلام کے کیمپ میں اگرچہ ڈانس کے وہ مناظر تو نہیں تھے جو عمران خان کے تھے لیکن دھمال میں یہ بھی کسی سے کم نہیں تھیں۔

ہمیں کینیڈا کے شیخ سے تو کچھ غرض نہیں البتہ عمران خان سے ہمدردی بھی ہے اور افسوس بھی کہ اپنی طوفانی مہم کا آغاز لاہور سے کیا تو نماز مغرب سٹیج پر ادا کر کے ہم جیسے سادہ لوح مسلمانوں کو کافی متاثر کیا، اگرچہ ناچ گانے کے ذریعے جلدی خوش فہمی دور کر دی۔ تاہم نوجوان طبقہ عمران خان سے کافی امیدیں وابستہ کر بیٹھا۔ سیاست میں جس تحمل و بردباری اور برداشت کی ضرورت ہوتی ہے بد قسمتی سے خان صاحب اس سے عاری ہیں

مخالف سیاسی جماعتوں کے ساتھ ان کا انداز تخاطب تو سب کو معلوم ہے خود اپنی جماعت میں وہ مخلص لوگ جن کا سیاسی قد کاٹھ خان سے بھی بہت بلند ہے اپنی بے اصولیوں کی بدولت وہ ان کو بھی ہمرکاب نہیں رکھ سکے۔ جاوید ہاشمی، خان صاحب سے کچھ لینے نہیں بلکہ کچھ دینے گئے تھے۔ میں جاوید ہاشمی کو زمانہ طالب علمی سے جانتا ہوں، ہاشمی صاحب پنجاب یونیورسٹی میں ایم اے کر رہے تھے اور میں یونیورسٹی لاء کالج میں قانون کا طالب علم تھا۔ دونوں اسلامی جمعیت طلبہ میں تھے۔ ہاشمی صاحب نے پنجاب یونیورسٹی کی سٹوڈنٹس یونین جنرل سیکرٹری کا الیکشن لڑا تھا، اس وقت سے آج تک ہاشمی صاحب نے کبھی سیاست میں گھٹیا پن کا مظاہرہ نہیں کیا۔

عمران خان نے اس دھرنے میں شیخ کینیڈا کی متابعت میں سیاسی طور پر بہت کچھ کھو دیا۔ اکیلا جاوید ہاشمی ہی نہیں جہانگیر ترین جیسا آدمی جس نے انتخابی مہم میں اپنا ذاتی جہاز خان صاحب کو دے رکھا تھا وہ بھی کشاں کشاں ہے۔ شاہ محمود قریشی کنی کترا رہا ہے۔ گلزار خان سمیت تین اسمبلی ممبران خان صاحب کو چھوڑ چکے ہیں۔ خان صاحب کا کنٹینر اب شیخ رشید جیسے لوگوں سے آباد ہے جو اپنی سیاسی جماعت میں صدر سے لے کر نچلے عہدے تک اور لیڈر سے لے کر عوام تک خود ہی خود ہیں۔

خان صاحب ازدواجی طور پر تو آپ ان کے کلاس فیلو بن چکے ہیں، کہیں سیاسی طور پر بھی آپ کو اپنے جیسا نہ بنا لیں۔ لاہور سے لے کر اسلام آباد اور اسلام آباد دھرنے سے لے کر وزیر اعظم ہاؤس پر یلغار تک دونوں احتجاجی پر امید تھے کہ اگر ہم توڑ پھوڑ اور عمارتوں کو آگ لگانے اور سرکاری املاک کو نقصان پہنچانے میں کامیاب ہو گئے تو فوج ملک کا اقتدار سنبھال لے گی اور یوں ہم فتح و کامرانی کے پھریرے لہراتے جائیں گے۔ اسی لیے انھوں نے پارلیمنٹ ہاؤس کے اندر لان ایوان صدر کے مین گیٹ کو اکھاڑنے کی کوشش پولیس پر پتھراؤ۔ غرضیکہ غنڈہ گردی کا ہر حربہ استعمال کیا لیکن فوج نے اقتدار سنبھالنے کی بجائے 31 اگست کو راحیل شریف صاحب نے کور کمانڈر کی میٹنگ بلائی۔ جس میں متفقہ طور پر طے کیا گیا کہ ہم جمہوریت کی حفاظت کریں گے، انھوں نے سیاسی معاملات گفت و شنید سے حل کرنے پر زور دیا ہے جس کے نتیجے میں حکومت نے پولیس کو سختی سے ہدایات جاری کر دیں کہ مظاہرین پر تشدد نہ کیا جائے۔ حکومت کے اس صبرو تحمل کو کمزوری سمجھتے ہوئے دونوں جماعتوں کے کارکن P.T.V کی عمارت پر چڑھ دوڑے۔ عمارت پر قبضہ کر لیا اور ڈنڈوں، سوٹے کیمروں، شیشوں اور قیمتی مشینری کی توڑ پھوڑ شروع کر دی۔

عمران خان صاحب فوراً کنٹینر پر آئے، اس فتح پر کارکنوں کو مبارکباد دی، وزیر اعظم، وزیر داخلہ کو خوب سنائیں۔ شیخ کینیڈا بھی خوشی سے نہال لیکن جب پاک فوج اقتدار سنبھالنے کی بجائے ان کے غنڈوں کو سنبھالنے کے لیے پہنچی تو کچھ بعد دیگرے دونوں رہنما اپنے اپنے کارکنوں کو پر امن رہنے اور لاؤڈ سپیکر پر صفائیاں دیتے رہے۔ عمران خان صاحب فرما رہے تھے کہ یہ غنڈے جو عمارت میں توڑ پھوڑ کر رہے تھے میری پارٹی کے نہیں ہیں اور یہی کچھ شیخ کینیڈین فرما رہے تھے اور اب مبارکباد کی بجائے تلقین کر رہے تھے کہ کسی عمارت کے اندر نہیں گھسنا۔

خان صاحب P.T.V کی عمارت مرمت ہو جائے گی، کوئی مشینری دوبارہ خریدی جا سکتی ہے لیکن جس بدمعاشی اور غنڈہ گردی کا لیبل آپ نے اپنی جماعت کے ماتھے پر سیاہ داغ کی شکل میں لگا لیا ہے وہ کبھی نہیں دھل سکے گا۔ اگر ریڈ زون کی ساری عمارتوں پر بھی قبضہ کر لو تو وزیر اعظم نہیں بن سکتے۔ وزیر اعظم الیکشن کے ذریعے بنتے ہیں، رہی سہی عزت اور ساتھی بچا کر بہتر ہے گھر آ جائیں۔ نیا پاکستان بنانے کی آرزو میں پرانا پاکستان نہ توڑیں، وزیر اعظم نواز شریف ہی رہیں گے۔

الاستفتاء

حافظ عبدالوہاب روپڑی

لڑکے کا نکاح اور ولایت کی شرعی حیثیت؟

(1) **سوال:** ایک لڑکی کی شادی ایک آدمی سے ہوئی تو بعد میں پتا چلا کہ وہ آدمی شیعہ ہے پھر اس سے طلاق لے لی گئی اور عدت گزرنے کے بعد ایک دوسرے شخص سے اس کی شادی کردی گئی، شادی دونوں فریقین کی رضا مندی سے ہوئی ہے۔ لڑکی کا والد چونکہ نکاح سے پہلے فوت ہو چکا تھا اس لیے شادی میں لڑکی کا سگا بھائی بطور ولی اور اس کے علاوہ 3 مرد اور کچھ خواتین شامل تھیں۔ لڑکا سعودی عرب میں ہوتا ہے اس کی پہلے ایک بیوی اور دو بچے ہیں۔ رخصتی کے بعد اس کی پہلی بیوی کے ماموں اور بھائی نے دباؤ ڈالا اور کہا یہ نکاح نہیں ہوا ہے کیونکہ نکاح میں لڑکے کا باپ اور گھر والے شامل نہ تھے۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں واضح کریں کہ آدمی کو دوسری شادی کی اجازت ہے؟ اس شادی میں اگر لڑکے کا باپ موجود نہ ہو تو کیا وہ نکاح درست ہے یا نہیں؟

(2) **سوال:** پہلی بیوی کے بھائی اور ماموں اور لڑکے کا باپ لڑکے کو مجبور کر کے طلاق دلوا رہے ہیں کیا کسی پر جبر کر کے طلاق دلوائی جا سکتی ہے؟ اور کیا جبری طلاق واقع ہو جاتی ہے؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں مسئلہ کی وضاحت فرمائیں۔ ایک سائلہ

(1) **الجواب بعون الوهاب:** حدیث شریف میں ہے: أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ "جس عورت نے خود بخود ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کیا اس کا نکاح باطل ہے۔ آپ ﷺ نے یہ الفاظ تین مرتبہ کہے۔ (ابوداود کتاب النکاح باب فی الولی ص 361 رقم الحدیث: 2083) سیدنا ابوموسی اشعری ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ "ولی کی اجازت کے بغیر نکاح درست نہیں۔ (ابوداود کتاب النکاح باب فی الولی ص 361 رقم الحدیث: 2085)

ان روایات سے معلوم ہوا کہ نکاح کے لیے ولی کی شرط صرف لڑکی کے لیے ہے لڑکا ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کر سکتا ہے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُم بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ أَوْ أَكْنَنتُمْ فِي أَنفُسِكُمْ وَلَٰكِن لَّا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا إِلَّا أَن تَقُولُوا قَوْلًا مَّعْرُوفًا ۚ وَلَا تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ "تم پر اس میں کوئی گناہ نہیں کہ تم اشارے اور کنائے سے طلاق یافتہ یا بیوہ عورتوں کو نکاح کا پیغام بھیجو یا اپنے دل میں پوشیدہ ارادہ کرو لیکن تم ان سے پوشیدہ وعدے نہ کرو، ہاں یہ اور بات ہے کہ تم ان سے خیر خواہی کی بات کرو اور جب تک عدت ختم نہ ہو جائے تو عقد نکاح پختہ نہ کرو۔" (البقرہ: 235)

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے مرد کو ایک وقت میں چار بیویاں رکھنے کی اجازت دی ہے، چونکہ نکاح کرنے کا حکم مرد کو ہے اور اس کے لیے ولی کی شرط بھی نہیں رکھی گئی، جیسا کہ قرآن مجید میں ہے: فَانكِحُوا مَا طَابَ لَكُم مِّنَ النِّسَاءِ مَثْنَىٰ وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ "تم اپنی خوشی سے دو، تین، چار ایسی عورتوں سے شادی کرو جو تمہیں پسند ہوں۔" (النساء: 3)

قرآن مجید کی ان آیات میں نکاح کرنے والوں کو خطاب کیا گیا ہے ان کے ولیوں کو خطاب نہیں کیا گیا۔ لہٰذا یہ آیات اس بات کی دلیل ہیں کہ عاقل بالغ لڑکے کو اپنے نکاح کے لیے والد کی اجازت ضروری نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ "میں نکاح کرنے والوں کو خطاب کیا ہے۔" (بخاری بشرح الکرمانی باب قول النبی من استطاع منکم الباءة فلیتزوج

(ماں کو گالی دینا سب سے بڑا گناہ ہے)

19 ص 45 رقم الحدیث: 50)

لہٰذا لڑکے کا نکاح ثانی لڑکی کے والد کی وفات کے بعد اس کے بھائی کی اجازت سے ہوا ہے تو وہ بالکل صحیح ہے۔ پہلی بیوی کے ماموں اور بھائی کا موقف بالکل غلط اور غیر شرعی ہے۔

صورت مسئولہ میں لڑکے نے اپنے باپ کی اجازت کے بغیر نکاح کیا اس کا یہ نکاح شرعاً درست ہے کیونکہ شریعت نے نکاح کے لیے ولی کی اجازت لڑکے کے لیے نہیں بلکہ لڑکی کے لیے شرط رکھی ہے۔ مذکورہ نکاح میں لڑکی کا بھائی بطور ولی شریک ہوا اور اپنی ہمشیرہ کا نکاح اُس نے اپنی رضامندی سے کیا ہے لہٰذا فریقین بحیثیت میاں بیوی زندگی بسر کریں تو شرعاً ان پر کوئی طعن و تاوان نہیں۔

(2) **الجواب بعون الوھاب**: زبردستی طلاق واقع نہیں ہوتی کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لَا طَلَاقَ وَلَا عِتَاقَ فِيْ إِغْلَاقٍ "طلاق اور آزادی زبردستی نہیں ہوتی۔" (ابوداود کتاب الطلاق باب فی الطلاق علی غلط ص 381 رقم الحدیث: 2193) سیدنا ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری اُمت کے دلوں میں پیدا ہونے والے وسوسے معاف کر دیے ہیں جب تک وہ ان پر عمل نہ کریں یا انھیں زبان سے ادا نہ کریں اور (وہ گناہ بھی معاف کر دیے ہیں) جن پر انھیں مجبور کیا جائے۔ (ابن ماجہ کتاب الطلاق باب طلاق المکرہ ص 353 رقم الحدیث 2043)

سیدنا عبداللہ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ: طَلَاقُ السَّكْرَانِ وَالْمُسْتَكْرَهِ لَيْسَ بِجَائِزٍ "حالت نشہ اور مجبوری کی حالت میں دی گئی طلاق جائز نہیں۔" (بخاری بشرح الکرمانی کتاب الطلاق باب الطلاق فی الاغلاق، ج 19 ص 153)

صورت مسئولہ میں زبردستی دلوائی گئی طلاق واقع نہیں ہوگی، لیکن زبردستی سے مراد انسان کی ایسی حالت ہوگی کہ جس میں طلاق نہ دینے کی صورت میں اسے اپنی جان کھو دینے کا یقین ہو، اگر لڑکے سے اس مذکورہ حالت میں طلاق لی جائے تو وہ طلاق نہیں ہوگی، اگر اسے جان کھو دینے کا اندیشہ نہ ہو صرف خالی دباؤ میں آ کر طلاق دے دے تو وہ طلاق واقع ہو جائے گی۔ فقط

جنت میں گھر بنائیں

مَنْ بَنٰى لِلّٰهِ مَسْجِدًا بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ

"جو اللہ کیلئے مسجد بنائے، اللہ تعالیٰ اُسکے لیے جنت میں گھر بناتا ہے"

مناواں جی ٹی روڈ لاہور کے بالکل قریب جماعت اہلحدیث اور حاجی نذیر احمد کی زیر نگرانی دو کنال کے وسیع و عریض رقبہ میں مسجد تعمیر کی جا رہی ہے، چھت پر لینٹر پڑ چکا ہے اب اینٹ بجری، ریت، سیمنٹ کی اشد ضرورت ہے۔ اہل خیر حضرات و خواتین سے خصوصی اپیل ہے کہ وہ مسجد کی تعمیرات میں دل کھول کر عطیات دیں۔ اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں آپ کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

[منجانب: نعیم احمد 0345-7656730_0321-9794129]

تفسیر سورۃ الاعراف

حافظ عبدالوہاب روپڑی (فاضل ام القریٰ مکہ مکرمہ) (قسط نمبر 18)

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَآ اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ ۚ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا لِهٰذَا ۣ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ لَقَدْ جَاۗءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۭ وَنُوْدُوْٓا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ ''اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال کیے اور ہم ہر شخص کو اس کی طاقت کے مطابق ہی مکلف بناتے ہیں یہی لوگ اہل جنت ہیں جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے ۝ ان جنتیوں کے دلوں میں اگر ایک دوسرے کے خلاف کچھ عداوت ہوگی تو ہم اسے نکال دیں گے ان کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور وہ کہیں گے کہ تمام تعریف تو اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے جس نے ہمیں یہ جنت کی راہ دکھائی اگر اللہ ہماری راہنمائی نہ کرتا تو ہم کبھی راہ نہ پا سکتے تھے، ہمارے رب کے رسول حق لے کر آئے تھے، اس وقت انھیں آواز دی جائے گی کہ تم اس جنت کے وارث بنائے گئے ہو اور یہ ان نیک اعمال کا بدلہ ہے جو تم دنیا میں کیا کرتے تھے ۝''

مشکل الفاظ کے معانی

لَا نُكَلِّفُ: نہیں ہم مکلف بناتے

وُسْعَهَا: اس کی وسعت یا طاقت کے مطابق

غِلٍّ: کدورت، کینہ

ماقبل سے مناسبت

سابقہ آیات میں اللہ تعالیٰ نے برے لوگوں کے احوال اور ان کے اذیت ناک انجام کا تذکرہ کرنے کے بعد ان آیات میں اچھے لوگوں کا تذکرہ فرمایا ہے۔

التوضیح

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَآ اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

جو لوگ ایمان لائے اور اچھے اعمال کیے ان کا انجام ان لوگوں کے برعکس ہے جنھوں نے اللہ وحدہ لاشریک کی آیات کا انکار یا کفر کیا۔ یعنی اہل ایمان جنت کے مستحق ہوں گے اور اس میں ہمیشہ رہیں گے، اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ (شرعی احکام) کرنے کا حکم نہیں دیتے۔ اس لیے جب انسان حسب استطاعت سنت نبوی کے مطابق عمل کرے تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے شرف قبولیت عطا فرما کر ضائع ہونے سے بچا لیتے ہیں، اسی لیے دین حنیف میں اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کے لیے آسانیاں ہی آسانیاں رکھی ہیں

امام کائنات ﷺ نے فرمایا: بُعِثْتُ بِالْحَنِيْفِيَّةِ السَّمْحَةِ. مجھے آسان اور سچے دین حنیف کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہے۔ (بخاری بشرح الکرمانی کتاب الایمان باب الدین یسر ج 1 ص 218 رقم الحدیث: 39 الموسوعۃ الحدیثیۃ مسند امام احمد بن حنبل ج 36 ص 623 رقم الحدیث: 22291) ایک مرتبہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: يَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا وَسَكِّنُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا ''آسانی پیدا کرو اور (دوسروں کو) مشکل میں نہ ڈالو، تسکین دلاؤ اور تنفر نہ کرو۔'' (بخاری بشرح الکرمانی کتاب الأدب باب قول النبی ﷺ یسروا ولا تعسروا ج 13 ص 33 رقم الحدیث: 3038 مسلم کتاب الجہاد باب فی الامر بالتیسیر وترک التنفیر 6 جز 12 ص 34

رقم الحدیث:1733)

وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ

اللہ تعالیٰ اہل جنت کو جنت میں بھیجنے سے پہلے تمام قسم کی آلائشوں سے پاک فرمادیں گے۔ یعنی ان کے سینوں کو حسد، بغض اور کینہ سے پاک کردیا جائے گا۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: جب مومن دوزخ سے نجات پاجائیں گے تو انھیں دوزخ اور جنت کے درمیان ایک پل پر کھڑا کیا جائے گا تو وہ آپس میں ان زیادتیوں کا بدلہ لیں گے جو دنیا میں انھوں نے ایک دوسرے پر کی تھیں، یہاں تک کہ جب انھیں پاک وصاف کردیا جائے گا تو پھر جنت میں داخل ہونے کی اجازت دی جائے گی۔ اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! جنتی شخص اپنے جنت والے گھر کو دنیا کے گھر سے کہیں زیادہ پہچانتا ہوگا (بخاری بشرح الکرمانی کتاب المظالم باب قصاص المظالم ج11 ص13 رقم الحدیث:2440)

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ

اہل جنت جب اللہ تعالیٰ کے انعامات دیکھیں گے تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں گے۔ سیدنا ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: وَكُلُّ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ يَقُولُ لَوْلَا أَنَّ اللَّهَ هَدَانِي فَيَكُونُ لَهُ شُكْرًا ۔ وَكُلُّ أَهْلِ النَّارِ يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ يَقُولُ لَوْ أَنَّ اللَّهَ هَدَانِي لَيَكُونُ عَلَيْهِ حَسْرَةً "ہر جنتی جب اپنے جہنمی ٹھکانے کو دیکھے گا تو کہے گا، اگر اللہ تعالیٰ مجھے ہدایت نہ دیتا تو میرا یہ ٹھکانہ ہوتا اس طرح ہر جہنمی جنت میں اپنے ٹھکانے کو دیکھے گا اور کہے گا، اللہ تعالیٰ مجھے ہدایت عطافرمائی ہوتی تو (میں آج اس مقام پر ہوتا) اس طرح یہ اس کے لیے موجب حسرت وندامت ہوگا۔"

(السنن الکبری للنسائی کتاب التفسیر باب الموسوعۃ الحدیثیۃ)

اہل جنت اللہ تعالیٰ کی بے شمار عطا کردہ نعمتوں پر شکر کرتے ہوئے اس کی تعریفیں کریں گے۔ جہنمیوں کے جنتی مقامات جنتیوں میں تقسیم کر دیے جائیں گے۔ اسی طرح اہل جنت کے جہنم کے ٹھکانوں میں یہودی اور عیسائیوں کو داخل کردیا جائے گا، اس طرح اہل جنت کے جہنمی ٹھکانے اہل جہنم میں تقسیم کیے جائیں گے۔

نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا: لَا يَمُوتُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ إِلَّا أَدْخَلَ اللَّهُ مَكَانَهُ النَّارَ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا "مسلمان آدمی کی وفات (اور اس کے دخول جنت کے بعد) اللہ تعالیٰ اس کے جہنمی ٹھکانے میں کسی یہودی یا عیسائی کو داخل کردیتے ہیں" (مسلم کتاب التوبۃ باب سعۃ رحمۃ اللہ تعالیٰ علی المؤمنین ج9 جز17 ص74 رقم الحدیث:2667)

وَنُودُوا أَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝

اہل جنت سے یہ کہا جائے گا کہ تم اپنے اعمال صالحہ کے باعث اللہ تعالیٰ کی رحمت کے مستحق ٹھہرے ہو، اسی بنا پر تمھیں جنت میں داخل کیا گیا ہے۔ فرمان نبوی ﷺ ہے: وَاعْلَمُوا أَنْ لَنْ يُدْخِلَ أَحَدَكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ قَالُوا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِيَ اللَّهُ بِرَحْمَةٍ مِنْهُ وَفَضْلٍ "اور تم جان لو تم میں سے کسی کا عمل اسے جنت میں داخل نہیں کرسکے گا، صحابہ کرامؓ نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول! آپ کا عمل بھی نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میرا عمل بھی نہیں سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت اور اپنے فضل وکرم کے ساتھ مجھے ڈھانپ لے۔"

(بخاری بشرح الکرمانی کتاب الرقاق باب القصد والمداومۃ علی العمل ج22 ص181 رقم الحدیث:6466 بخاری بشرح الکرمانی کتاب المرضی باب تمنی المریض الموت ج20 ص157 رقم الحدیث:5673 مسلم کتاب صفات المنافقین باب لن یدخل احد الجنۃ بعملہ ج9 جز17 ص133 رقم الحدیث:2816)

اخذشدہ مسائل

(1) ایمان اور عمل صالح اللہ تعالیٰ کی رحمت اور دخول جنت کے لیے ضروری ہیں (2) اہل جنت کے سینے حسد اور بغض وعداوت سے پاک ہوں گے۔ (3) ہدایت وہبی (اللہ کی عطا کردہ) چیز ہے اس کا سوال صرف اللہ تعالیٰ سے ہی کیا جاسکتا ہے۔

(ماں ایک پھول ہے جو دنیا کے کانٹے چننے کے باوجود مسکراتا ہے)

جاگتے رہنا

مولانا محمد اسحاق حقانی مدرس جامعہ اہل حدیث لاہور

ارشاد باری تعالیٰ ہے: يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا ۭ اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ۭ اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَاۗءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ "اے ابن آدم! تمھیں شیطان فتنے میں نہ ڈال دے جس طرح اس نے تمھارے ماں باپ کو جنت سے نکلوا دیا اور ان کا لباس اتروا دیا تھا تاکہ وہ ان کو اپنی شرم گاہیں دکھائیں بیشک وہ اور اس کی جماعت تمھیں اس طرح دیکھتے ہیں کہ تم ان کو اس طرح نہیں دیکھ سکتے۔" (الاعراف:27)

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ شیطان انسان کے جسم میں ایسے دوڑتا ہے جیسے خون گردش کرتا ہے لہٰذا اس کے وسوسوں سے بچنے کے لیے بیدار مغزی کی ضرورت ہے۔ جونہی انسان غافل ہوا فوراً حملہ آور ہو جاتا ہے، اسی لیے فرمایا کہ ایمان دار ہمیشہ چوکس رہتے ہیں۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ہے: اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰۗىِٕفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ. اہل تقویٰ کو جب شیطانی خیال آتا ہے تو وہ دل میں غور کرتے ہیں، پھر ان کو راہ نظر آ جاتی ہے کہ یہ خیال کہاں سے آیا فوراً وہ رجوع اور استغفار کر کے لشکر سے اس پر حملہ آور ہوتے ہیں۔

(الاعراف:201)

بغیر رجوع کے زبانی ذکر کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ ذکر دل کی یاددہانی کا نام ہے، اس لیے اس کا مفعول ذکر نہیں کیا کہ اس سے مراد ہمہ قسم کی یاددہانی ہے۔ اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا، یوم حساب کا تصور، انعام وعذاب، جنت ودوزخ کا خیال اسی کا نام تقویٰ ہے۔ احکام الٰہی کی پابندی اور منع کردہ چیزوں سے رکنے کو حکم دیا گیا ہے۔

جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے: وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَاِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ (النساء:131)

انسان کا دل ہی خیر وشر کا منبع ہے۔ اسکی درستی پر ہی جسم اطاعت پر اور خرابی کی وجہ سے معصیت میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ دل ایک قلعہ ہے، شیطان اس قلعے کو فتح کرنے کے راستے تلاش کرتا ہے۔ اگر دل کے راستے پر صحیح طور پر چوکیدار اپنی ذمہ داری کو ادا کریں گے تو پھر شیطان اس طرف رخ بھی نہیں کرے گا۔ ورنہ ہمہ وقت اس کے حملے کا خطرہ ہے اور شیطان قلعہ کے کمزور حصے تلاش کرتا ہے تاکہ وہاں سے داخل ہو کر حملہ کرے۔ شہوت، غصہ، طمع ولالچ، حسد وبغض، جلد بازی، دنیا کی حرص، بخل، خوف، بدگمانی، شکم سیری، غرور وتکبر، خودپسندی کے ذریعے وہ انسان پر حملہ کرتا ہے

تکبر وحسد

شیطان تکبر وحسد کے جذبات انسان کے دل میں ڈالتا ہے۔ عاجزی وانکساری سے دور کر کے اس کو اپنا ساتھی بناتا ہے۔ اپنے آپ کو بڑا خیال کرنا اور دوسرے کی نعمت پر حسد کرنا یہ شیطان کی خصلت ہے۔ جب اس کو آدم علیہ السلام کے سامنے جھکنے (سجدے) کا حکم دیا گیا تو اس نے تکبر کی وجہ سے انکار کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے لعین! تجھے تکبر کا کیا حق ہے؟

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: بڑائی میری چادر ہے، تکبر کرنے والا میری چادر کو ہاتھ ڈالتا ہے جو ایسا کرتا ہے میں اس کو ذلیل کر دوں گا، فرعون، نمرود اور شداد نے تکبر کیا پھر ان کا انجام کیا ہوا؟ اللہ ذوالجلال نے ان کو قیامت تک کے لیے نشان عبرت بنا دیا۔ جبکہ آدم علیہ السلام نے نعمت (چھینک) پر حمد کی تو اس کو جنت کا باسی بنا دیا

(ماں زندگی کی تاریک راہوں میں روشنی کا مینار ہے)

مگر شیطان نے اس سے حسد کیا اور دل میں طرح طرح وسوسے ڈال کر ان سے حکم الٰہی کی خلاف ورزی کروا کے انھیں جنت سے نکلوا دیا اور تکلیف و مشقت میں مبتلا کر دیا، باوجود اس کے سیدنا آدم علیہ السلام نے حمد و استغفار کا دامن نہیں چھوڑا۔

ہابیل کی قربانی منظور ہوئی اور قابیل کی رد کر دی گئی۔ قابیل حسد کرتے ہوئے ہابیل سے کہنے لگا کہ میں تجھے زندہ نہیں چھوڑوں گا۔ اس نے کہا اس میں میرا کیا قصور ہے؟ یہ تو اللہ نے ایک ضابطہ مقرر کر رکھا ہے کہ وہ نیک و صالح اور متقی و پرہیزگار لوگوں کا عمل قبول کرتا ہے۔

ایک مرتبہ شیطان کی سیدنا نوح علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تو کہنے لگا کہ میں دو چیزوں سے انسان کو ہلاک کرتا ہوں: ایک حرص اور دوسرا حسد۔ اللہ ہم سب کو محفوظ فرمائے۔ آمین

شهوت وغضب

یہ بھی شیطان کے بڑے ہتھیار ہیں۔ جب کسی چیز کی خواہش غالب آجاتی ہے تو پھر حلال و حرام کی تمیز کیے بغیر انسان اس کے پیچھے دوڑتا ہے اور شیطان کا آلۂ کار بن جاتا ہے۔ اسی طرح غصہ بھی گیند کی طرح اس کو شیطان کے آگے کر دیتا ہے۔ جس سے چاہے اسے لڑاتا ہے، بڑے چھوٹے کی تمیز ختم کر دیتا ہے۔ غصہ انسان کو دیوانگی تک پہنچا دیتا ہے، دوسروں کے حقوق کا خیال نہیں رہتا حتی کہ بیوی کو طلاق کے لفظ تک بول دیتا ہے اور اپنا گھر اجاڑ بیٹھتا ہے۔

طمع وحرص

یہ ایک ایسی بیماری ہے جو انسان کو اللہ کی بندگی سے بھی دور کر دیتی ہے، طمع و حرص کے جراثیم انسان پر غالب آجائیں تو پھر خواہشات کا سیلاب اس کو بہا کر لے جاتا ہے۔ ایک خواہش پوری نہیں ہوتی تو دوسری کے لیے تگ و دو کرتا ہے۔ آپ ﷺ نے ایک دائرہ لگا کر اسکی مثال بیان کی کہ انسان ایک دائرے (موت) میں بند ہے مگر اس کی خواہشات کا دائرہ اس قدر وسیع ہے کہ ان کو پورا کرنا محال ہے۔ خوشگوار زندگی گزارنے کے لیے قناعت پسندی اختیار کرنا انتہائی ضروری ہے۔

جلدبازی

حقائق کو نہ سمجھتے ہوئے عموماً لوگ جلد بازی میں گمراہی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ یہ شیطان کا ایسا ہتھیار ہے جس کے ذریعے وہ اپنا مقصد جلد حاصل کر لیتا ہے۔ انسان دوسروں کے حقوق کی پرواہ نہیں کرتا، رشوت و قانون شکنی اسی کے نتیجے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بردباری (تحمل) اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جلد بازی شیطان کی طرف سے۔

ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس کے باقی ساتھی اپنا مال و اسباب چھوڑ کر آگئے مگر اس نے اپنا سامان ترتیب دے کر رکھا اور سواری کا گھٹنا باندھ کر آیا تھا، آپ ﷺ نے اسے فرمایا: تیری دو خصلتوں، بردباری اور حوصلہ کو اللہ تعالیٰ نے پسند فرمایا ہے۔

محبت دنیا

جب انسان دنیا کی ظاہری رنگینیوں میں کھو جاتا ہے تو دنیاوی محبت اس پر غالب آجاتی ہے اور آخرت کی منزل اس کی نظروں سے اوجھل ہو جاتی ہے۔ خواہشات دنیا عورت، اولاد، دولت کے انبار، گھوڑے، چوپائے اور کھیت، آخرت کی راہ اور جہاد فی سبیل اللہ میں رکاوٹ بن جاتے ہیں۔

بخل وکنجوسی

دنیا کی محبت جب دل پر غلبہ پالیتی ہے تو پھر انسان مزید کی طلب اور بخل کی بیماری میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ جائز ضرورتوں پر بھی خرچ کرنا بوجھ محسوس کرتا ہے کہ مال میں کمی آجائے گی۔ سفیان ثوریؒ کہتے ہیں کہ یہ بیماری اس کو ظلم پر آمادہ کرتی ہے، دوسروں کے حق پر ڈاکہ ڈالتا ہے اور خواہشات کا پجاری بن جاتا ہے۔ حتی کہ اللہ کی ذات پاک کے متعلق بھی بدگمانی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

بدگمانی

تجسس و بدگمانی میں مبتلا شخص دوسروں کے عیوب کی تلاش میں رہتا ہے اور دوسرے کی نیکی کو بھی برائی خیال کرتا ہے۔ جیسا کہ صحابہ کرامؓ اپنی استطاعت کے مطابق خرچ کرتے تو منافق زبان درازی کرتے کہ یہ دکھلاوا کرتے ہیں۔

شکم سیری

شکم سیری غفلت کا باعث بنتی ہے۔ انسان ہر وقت سستی و کاہلی کا شکار رہتا ہے۔ فرض نماز کی ادائیگی کے لیے اٹھنا بھی محال ہو جاتا ہے، بعض دفعہ کئی بیماریاں شکم سیری کی وجہ سے لاحق ہوتی ہیں۔ ایک روایت کے مطابق ایک دن یحییٰ علیہ السلام نے شیطان کو دیکھا کہ اس نے کنڈیاں لٹکائی ہوئی ہیں، پوچھا یہ کیا ہے؟ کہنے لگا یہ ابن آدم کو پھنسانے کے لیے۔ پوچھا کہ ان میں بڑی کونسی چیز ہے؟ اس نے کہا کہ شکم سیری، جو انسان کو نماز اور ذکر سے غافل کر دے۔ آپ علیہ السلام فرمانے لگے کہ آئندہ میں کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھاؤں گا۔

خود پسندی

اپنی بات کو حرف آخر سمجھنا خواہ دلیل سے خالی ہو۔ یہی چیز انسان کو غلط نظریات و اعتقاد تک پہنچا دیتی ہے، لیکن وہ شعور سے خالی ان کے درپے رہتا ہے، دوسروں کی حق بات کو بھی تسلیم نہیں کرتا، یہ بندۂ مومن کی نشانی نہیں ہے۔

حافظ ابن قیم فرماتے ہیں کہ شیطان جن گھاٹیوں سے حملہ ہو کر گمراہ کرتا ہے وہ یہ ہیں:

(۱) کفر و شرک اور آخرت میں جواب دہی سے انکار کے باطل عقیدہ میں بندوں کو پھنسانے کی ہر ممکن کوشش کرتا ہے، اگر اس میں کامیاب ہو جائے تو اس کو اپنے لیے بڑی کامیابی قرار دیتا ہے۔

(۲) اگر مسلمان نور ہدایت اور بصیرت ایمانی سے بچ جائے تو پھر بدعات و رسوم کی آڑ میں حملہ کرتا ہے۔ جن میں مبتلا ہونے پر کوئی عبادت قبول نہیں ہوتی۔ بدعات قولی ہوں یا فعلی۔ ان سے بچنے کا راستہ یہ ہے کہ سنت کے نور اور صحابہ کرامؓ کے طریقے سے راہنمائی حاصل کی جائے۔ جن کے متعلق سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ فرمایا کرتے تھے: "جو راہ اختیار کرنا چاہتا ہے تو وہ اصحاب محمد ﷺ کا راستہ اختیار کرے" کیونکہ اس گروہ کو اللہ نے نبی کریم ﷺ کا ساتھی قرار دیا اور دین کی اقامت کا ذریعہ بنایا ہے۔ ان کا علم پختہ تھا اور وہ تکلفات (بدعت) سے بچنے والے تھے۔

کبائر کا ارتکاب

عقیدہ توحید کے ہوتے ہوئے کبیرہ گناہ کا ایمان پر یا اعمال پر اثر نہیں ہو سکتا۔ انسان کبیرہ گناہوں کا ارتکاب اس وقت نہیں کرتا جب تک اسے یقین ہو کہ میرا اللہ مجھے دیکھ رہا ہے اور اگر یہ اس سعادت سے محروم ہو گیا تو پھر یہ بدعات سے بھی بڑھ کر نقصان دہ چیز ہے جو انسان کو توبہ کرنے کی توفیق بھی میسر نہیں ہونے دیتی۔ گناہ کبیرہ کا ارتکاب کر کے انسان کا دل زنگ آلود ہو جاتا ہے اور جب تک صحیح دینی بصیرت نصیب نہ ہو اس وقت تک انسان راہ ہدایت نہیں پا سکتا اور نہ ہی کبائر سے آزادی حاصل کر سکتا ہے۔

صغائر میں مبتلا ہونا

یہ بھی ایک شیطانی فریب ہے کہ کوئی بات نہیں یہ چھوٹی موٹی غلطیاں تو اللہ تعالیٰ ویسے ہی معاف کر دیتے ہیں۔ کبیرہ گناہ کرنے والوں کو شرمندگی ہوتی ہے مگر اس کی کچھ پرواہ نہیں ہوتی۔ اسے معلوم نہیں کہ یہ گھنے کے تنکوں کی طرح جمع ہو کر بوجھ بن جاتے ہیں۔ اگر انسان صغائر سے بچ بھی گیا تو مباح اور جائز کی بحث میں مبتلا کر دیتا ہے۔ جس کا نتیجہ سنت سے روگردانی اور واجب سے پہلوتہی کی صورت میں نکلتا ہے۔ اس کے لیے نور بصیرت اور احکام شرع سے واقفیت لازم ہے۔

حفاظت کی راہ یہ ہے کہ انسان خالق کائنات کے ساتھ مستقل رابطہ رکھے۔ اس سے اپنے گناہوں پر نادم و شرمندہ ہو کر توبہ و استغفار کی اپیل کرتا رہے۔ آیت الکرسی، معوذات اور سورۃ البقرہ کے اول و آخر کو صدق دل سے پڑھے۔ ذکر الٰہی لا الٰہ الا اللہ، استغفر اللہ، سبحان اللہ، الحمد للہ، لاحول ولا قوۃ الا باللہ کثرت سے کرے۔ فضول خرچی، برے کاموں، زبان درازی، بے ہودہ مجالس سے کنارہ کشی اختیار کرے۔ زبان و نظر شیطان کے جال ہیں ان کی حفاظت بہت ضروری ہے اور اعمال کی حفاظت اخلاص و ریاکاری سے بچنا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اعمال صالحہ کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

☐☐☐

(ماں کی بددعا سے بچو، کیونکہ اللہ اور اس کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہوتا)

شیطان انسان کے روپ میں

محمد احسان الحق شاہ ہاشمی

شیطان انسان کا ازلی دشمن ہے۔ اس نے تخلیق آدم کے وقت اللہ تعالیٰ کے حضور بڑی ڈھٹائی اور بدتمیزی کے ساتھ کہا تھا کہ میں ان انسانوں کو گمراہ کرنے کے لیے دائیں طرف سے بھی حملہ کروں گا، بائیں طرف سے بھی داؤ لگاؤں گا، آگے سے بھی اُچک لے جانے کی کوشش کروں گا اور پیچھے سے بھی وار کروں گا۔ ولا تجد اکثرھم شاکرین اور تو اکثر کو شکر گزار نہیں پائے گا۔ (سورۃ الاعراف)

اسی دشمنی اور عناد کی بنیاد پر سیدنا آدم علیہ السلام کے سامنے ایک ناصح اور خیر خواہ مشیر کی حیثیت سے گیا اور چکنی چپڑی باتوں کے ذریعے انھیں شجر ممنوعہ کی طرف مائل کرنے اور اس کا پھل کھانے پر آمادہ کرنے میں کامیاب ہو گیا۔

قرآن مجید میں ہے: فدلھما بغرور. اس نے آدم اور حوا کو اپنے مکر وفریب میں پھنسا لیا۔ مزید فرمایا: و نسی آدم و لم نجد لہ عزما آدم بھول گئے، ہم نے انھیں جان بوجھ کر نافرمانی کرنے والا نہیں پایا تھا۔ قرآن مجید میں یہ بھی نصیحت کی گئی ہے کہ اے اولاد آدم! کہیں شیطان تمھیں بھی اسی طرح بہکانے میں کامیاب نہ ہو جائے جیسا کہ اس نے تمھارے والدین (آدم وحوا) کو بہکا کر جنت بدر کرا دیا تھا۔ (الاعراف)

ہم دیکھتے ہیں کہ شیطان لعین، بنی آدم کو گمراہ کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتا، وہ انسانوں کو گمراہ کرنے کے لیے نت نئے منصوبے تیار کرنے میں مصروف عمل رہتا ہے کیونکہ ہر ممکنہ کوشش یہی ہے کہ کسی نہ کسی طرح انسان کو راہ ہدایت سے بھٹکایا جائے۔ قرآن وحدیث میں کئی مصدقہ شواہد موجود ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کبھی کبھی ابلیس انسانی شکل میں آکر بہکانے اور گمراہ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

تین بڑے الہامی مذاہب، یہودیت، عیسائیت اور اسلام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جب سیدنا ابراہیم علیہ السلام عالم رؤیا، (خواب) میں اپنے لخت جگر سیدنا اسماعیل علیہ السلام کو میدان منیٰ میں ذبح کرنے کے لیے ہمراہ لے جا رہے تھے تو راستے میں شیطان ایک لڑکے کی صورت میں آیا اور معصوم اسماعیل سے کہنے لگا کہ اے اسماعیل! کیا کبھی کسی باپ نے اپنے بیٹے کو ذبح کیا ہے؟ یہ تو تیرے باپ کی سنگدلی کی انتہاء ہے۔ یوں ہمدرد بن کر سیدنا اسماعیل علیہ السلام کو بھاگ جانے اور والد کی نافرمانی پر اُکسانے کی بھرپور کوشش کی مگر اس کی باتیں سن کر اس سعادت مند بیٹے نے اپنے والد سیدنا ابراہیم خلیل اللہ کی طرف دیکھا اور فرمایا: اے ابا جان! یہ لڑکا کیسی باتیں کرتا ہے۔ یہ سن کر ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: بیٹا یہ شیطان ہے اس کو پتھر مارو تو انھوں نے اسے سات پتھر اٹھا کر مارے۔

اللہ تعالیٰ کے مطیع وفرمانبردار ابراہیم اور اسماعیل علیہم السلام نے کچھ ہی فاصلہ طے کیا تھا کہ ابلیس دور سے ایک آدمی کی صورت میں تیز تیز چلتا ہوا آتا دکھائی دیا۔ قریب آکر اس نے اسماعیل علیہ السلام کو بہکانے کی کوشش کی۔ اب کی بار پھر اسماعیلؑ نے اپنے والد سے اس کی باتوں پر تعجب کا اظہار فرمایا تو حضرت ابراہیمؑ نے بیٹے کی بات سن کر فرمایا: بیٹا یہ شیطان ہے اس پر سنگ باری کرو، چنانچہ انھوں نے پھر سات پتھروں سے اس پر حملہ کیا، جس پر وہ بھاگ کر غائب ہو گیا لیکن وہ اپنی عادت اور انسان دشمنی سے مجبور تھا چنانچہ کچھ فاصلے پر ایک بوڑھے بزرگ کا روپ دھار کر نمودار ہوا اور اسماعیل علیہ السلام سے اظہار شفقت کرتے ہوئے قربان گاہ کی طرف جانے سے روکنے کے لیے طرح طرح کے باتیں ان کے ذہن میں ڈالتا رہا مگر نا کام رہا۔

(ماں کو مصیبت کے وقت جب بھی یاد کرتا ہوں تو مجھے سکون ملتا ہے)

بقول اقبال

یہ فیضانِ نظر تھا یا کہ مکتب کی کرامت تھی
سکھائے کس نے اسماعیل کو آدابِ فرزندی

اس فرمانبردار بیٹے نے اپنے باپ خلیل اللہ کی توجہ اس بوڑھے سفید ریش بزرگ کی باتوں کی طرف مبذول کرائی تو وہی جواب ملا کہ بیٹا یہ شیطان ہے اس پر پتھراؤ کرو چنانچہ انھوں نے والد کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے پہلے کی طرح اس کو سات پتھر مارے۔ اللہ تعالیٰ کو اس پاکیزہ اور برگزیدہ کنبے کی ہر ایک ادا اتنی پسند آئی کہ اسے رہتی دنیا تک دوام بخشا۔ آج بھی حجاج کرام ان مقامات پر اللہ تعالیٰ کے سامنے سیدنا اسماعیل علیہ السلام کے ننھے منھے ہاتھوں سے ابلیس کو سنگسار کرنے کی یاد تازہ کرتے ہیں۔

ایک اور پیغمبر سیدنا ایوب علیہ السلام جو ایک صبر آزما طویل بیماری کے بعد من جانب اللہ صحت یاب ہو کر پیغمبرانہ مشن پر نکلے۔ عین اس وقت جب ابتلاؤ آزمائش کے کربناک دور میں ان کا ساتھ دینے والی وفادار اور اپنی عزت و ناموس کی محافظ بیوی اکیلی گھر پر تھی۔ شیطان نے پھوٹ ڈال کر دونوں کی زندگی اجیرن بنانے کا ایک ناپاک منصوبہ بنایا جسے عملی جامہ پہنانے کی خاطر وہ ایک لاغر شخص کی شکل میں سیدنا ایوب علیہ السلام کے گھر سوالی بن کر گیا او زبانِ حال سے بولا کہ میں ایک بیمار اور لاچار مسافر ہوں، ایک طبیب کی شہرت سن کر علاج کی خاطر اس شہر میں آیا ہوں، طبیب نے علاج کے لیے کسی عورت کے کچھ بال لانے کا کہا، میں پورے شہر میں ہر ایک دروازے پر گیا مگر میری کسی نے ایک نہیں سنی۔

میری تکلیف دیکھ کر کسی نے مجھے بتایا کہ یہ پیغمبر کا گھر ہے، نیک لوگ ہیں یہاں سے تجھ پر مہربانی کی امید کی جا سکتی ہے۔ اے خاتونِ خانہ! خدا کے لیے مجھے سر کے بالوں میں سے کچھ دے کر مجھ پر مہربانی فرمائیے، وہ بولیں تو غیر محرم ہے، وہ بولا کہ جی بالکل، لیکن میری جان کا مسئلہ ہے اور آپ کو معلوم ہے کہ ایک انسان کی جان بچانا پوری انسانیت کا احیاء ہے، سو خدا کے لئے رحم فرمائیے، اس کی آہ و زاری سن کر اس نیک خاتون کا دل پسیج گیا، اندر گئیں اور قینچی سے ایک لٹ کاٹ کر اسے دے دی۔

لٹ دینے کے بعد خاتونِ خانہ واپس پلٹیں تو ابلیس بجلی کی رفتار سے سیدھا سیدنا ایوبؑ کے پاس پہنچا اور بولا کہ جناب آپ لوگوں کو نصیحت کرتے پھرتے ہو اور اپنے گھر کی خبر نہیں۔ سیدنا ایوبؑ نے پوچھا کہ کیا بات ہے؟ شیطان بولا کہ تمھاری زوجہ ایسی ویسی ہے، لوگوں کو نشانی کے طور پر لٹیں کاٹ کر دیتی ہے، آپ کی یقین دہانی کے لیے میں بھی اس سے ایک لٹ لایا ہوں۔ یہ سن کر سیدنا ایوبؑ کی غیرت نے جوش مارا اور اسی جوش میں کہا کہ اللہ کی قسم! اگر اس نے کسی کو لٹ دی ہوئی تو میں اسے سو کوڑے ماروں گا، پھر سارا پروگرام ملتوی کر کے واپس گھر آئے اور اہلیہ کے بالوں کا جائزہ لیا تو لٹ کا پتہ چلا۔

تفصیل پوچھی تو خاتون نے پوری تفصیل بیان کر دی۔ پھر فرمانے لگے کہ میں نے تو ایسی صورت میں تجھے سو کوڑے مارنے کی قسم کھائی تھی۔ اس نیک خاتون نے سر تسلیم خم کرتے ہوئے انھیں قسم پوری کرنے کے لیے خود کو پیش کر دیا۔ تب اللہ تعالیٰ نے سیدنا ایوب علیہ السلام پر وحی بھیج کر فرمایا تھا: ایوب! تم دونوں بے قصور ہو، یہ سب میرے اور تمھارے دشمن کا کھیل اور شرارت تھی پھر نصیحت فرماتے ہوئے فرمایا: وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا وَلَا تَحْنَثْ تم سو تنکوں پر مشتمل جھاڑو پکڑ کر اسے مارو اور قسم نہ توڑو (اور نہ ہی خاتون دکھ اٹھائے)

ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے پاس صدقہ و خیرات کی بہت سی کھجوریں جمع ہو گئیں، مسجد نبوی میں انبار لگ گیا۔ شام ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے سیدنا ابو ہریرہؓ کو اس ڈھیر پر رات بھر پہرہ دینے پر معمور فرمایا، سیدنا ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں پہرہ دے رہا تھا کہ رات کو ایک شخص آیا اور دامن پھیلا کر کھجوریں اٹھانے لگا۔ میں چپکے چپکے گیا اور اسے پکڑ لیا، وہ بولا کہ بھائی میں کئی دن سے بھوکا ہوں، میرا چولہا کئی دن سے ٹھنڈا پڑا ہے، بچے بھوک سے بلک رہے ہیں، مجھ سے ان کی بے چینی نہیں دیکھی جا سکی اس لیے مجبوراً یہاں آ گیا، اللہ کے واسطے مجھے چھوڑ دو، میں وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ نہیں آؤں گا۔

سیدنا ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اس کی باتیں سنیں اور

(ماں سے بڑھ کر کوئی اور اُستاد نہیں ہوتا)

اس کی حالتِ زار دیکھی تو مجھے اس پر ترس آ گیا اور میں اُسے جانے دیا۔ صبح ہوئی تو میں نے نبی اکرم ﷺ کو اس واقعہ سے آگاہ کیا تو میری بات غور سے سننے کے بعد ناطق وحی ﷺ نے فرمایا: ابوہریرہ" خیال رکھنا وہ پھر آئے گا۔

فرماتے ہیں کہ اگلی رات میں اس یقین کے ساتھ اور چوکنا ہو کر پہرہ دینے لگا کہ اب تو وہ ضرور آئے گا کیونکہ نبی پاک ﷺ نے خبردار فرمایا ہے آپ کی بات کبھی غلط نہیں ہو سکتی۔ فرماتے ہیں آدھی رات کے وقت وہ شخص پھر آیا اور وہی حرکت کرنے لگا، میں تو پہلے ہی گھات لگائے بیٹھا تھا، میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ آج نہیں چھوڑوں گا، لیکن اس نے میری منت سماجت شروع کر دی اور پاؤں پڑنے کی حد تک آ گیا اور بڑے وعدے کرنے لگا اور اللہ کے واسطے دینے لگا۔ آخر کار میں نے اپنی طبعی فطرت کے تحت رحم کھا کر اسے چھوڑ دیا، اگلے روز میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس واقعہ سے مطلع فرمایا تو آپ نے اب کی بار بھی اسی طرح فرمایا کہ ابوہریرہ" خیال رکھنا وہ پھر آئے گا۔

سیدنا ابوہریرہ" فرماتے ہیں کہ تیسرے روز میں نے دل میں تہیہ کر لیا کہ آج اگر وہ میرے قابو آ گیا تو ہرگز نہیں چھوڑوں گا، پھر وہی ہوا، لسانِ نبوت سچی ہوئی، وہ آیا اور میں نے اسے پکڑ کر رسیوں سے جکڑ لیا اور کہا کہ تیرا ہر روز کا یہی کام ہے، نہ تیری کوئی زبان ہے اور نہ تیرا کوئی ایمان، میں تجھے صبح رسول اللہ ﷺ کے دربار میں پیش کروں گا۔

جب میں نے اس کی ایک نہ سنی تو بالآخر بولا کہ اے ابوہریرہ"! اگر میں تجھے ایک ایسا وظیفہ بتاؤں کہ جس کے پڑھنے سے کوئی چور تیرا مال نہ چرا سکے گا تو کیا تو مجھے چھوڑ دے گا؟ اس کی اس بات پر میرے منہ سے بے ساختہ ہاں نکل گئی، وہ بولا کہ اگر تو آیت الکرسی پڑھ کر سوئے گا تو کوئی چور تجھے نقصان نہیں دے سکے گا۔ سیدنا ابوہریرہ" فرماتے ہیں کہ میں نے حسب وعدہ اسے چھوڑ دیا۔

اگلی صبح نبی اکرم ﷺ نے مجھے دیکھ کر مسکراتے ہوئے پوچھا: ابوہریرہ"! تیرے اس شخص کا کیا بنا؟ میں نے ساری سرگزشت بیان کر دی جسے سماعت فرمانے کے بعد آپ ﷺ نے پوچھا کہ اے ابوہریرہ"! بھلا جانتے ہو کہ وہ شخص کون تھا؟ میں نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں، یہ سن کر آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ابوہریرہ" وہ شیطان تھا لیکن تجھے سچی بات بتا گیا ہے۔ (صحیح بخاری)

نکتہ

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ شیطان کو صدقہ کے مال سے چوری کرنے کی کیا ضرورت پڑی تھی؟ کیا مدینہ کے بازاروں اور منڈیوں یا یہودیوں کے باغات سے چوری نہیں کر سکتا تھا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ سیدنا ابوہریرہ" علم حدیث کے بہت بڑے حافظ و راوی تھے، شیطان ان کی پہرہ داری میں مال غائب کر کے ان پر تہمت لگانا چاہتا تھا تا کہ ان کی مرویات پر سے دنیا کا اعتماد ختم ہو جائے۔

لیکن جس رب نے پہلے ہی کہہ رکھا تھا: ثم ان علینا بیانہ. پھر اس قرآن کی تفسیر و حفاظت ہمارے ذمہ ہے، اس نے نہ صرف شیطان کو انسانی شکل میں آنے پر راغب کیا تا کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو نظر آ سکے بلکہ نحیف الجثہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو اس پر دسترس بھی دے دی تا کہ تعلیمات آسمانی محفوظ رہیں۔

قبیلہ بنو مدلج میں ایک سراقہ بن مالک بن جعشم نامی شخص تھا وہ بڑا مشہور، مالدار، جنگجو اور فن حرب کا ماہر تھا۔ اس کے بارے میں خیال کیا جاتا تھا کہ جس لشکر میں سراقہ بن مالک ہو وہ شکست خوردہ نہیں ہو سکتا۔

غزوۂ بدر کے موقع پر ابلیس اسی سراقہ بن مالک کی شکل میں مشرکین مکہ کے پاس آیا اور بولا کہ یہ مسلمان تو مٹھی بھر ہیں، ان کے پاس اسلحہ تو کجا تن ڈھانپنے کے لیے کپڑے اور پاؤں میں پہننے کے لیے جوتے تک نہیں، یہ کیا خاک لڑائی کریں گے اور تم بڑے مسلح لاؤ لشکر والے ہو اور پھر میں بھی تمہارے ساتھ ہوں، سو آج تم پر کوئی غالب نہیں آ سکتا۔

وہ جائزے کے بہانے بار بار کئی منازل پر آ کر انہیں جنگ پر اُکساتا رہا لیکن جب اللہ کے حکم سے اہل ایمان کی مدد کے لیے آسمان سے فرشتے نازل ہوئے تو انہیں دیکھتے ہی پیچھے سرکنے لگا۔ مشرکین میں سے حارث بن ہشام یا عمیر بن وہب نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ اب کیا ہوا

بھاگتے کیوں ہو؟ تو اس نے یہ کہتے ہوئے اسے زور سے سینے میں گھونسہ مارا جس سے وہ بے ہوش ہو کر گر پڑا، کہ میں جو کچھ دیکھ رہا ہوں وہ تمھیں نظر نہیں آرہا، میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔ (تفسیر ابن کثیر)

نکتہ

شیطان حق و باطل میں ملاوٹ کرتا ہے، اسکی اکثر باتیں جھوٹ اور دھوکے پر ہی مبنی ہوتی ہیں۔ جیسا کہ اس نے دھوکے اور گھمنڈ میں مبتلا کر کے مشرکین کو اہل اسلام کے خلاف جنگ کی بھٹی میں دھکیلا، لیکن ملائکہ کو اترتے دیکھ کر سچ بولا کہ جو میں دیکھ رہا ہوں وہ تمھیں نظر نہیں آرہا لیکن ساتھ ہی جھوٹ بول کر کہا کہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں، وگر ڈرتا ہوتا تو کفر و تکبر اور اللہ کے سامنے بدتمیزی کیوں کرتا؟

اسی طرح حدیث میں ہے: عن عبد الله بن مسعود ؓ قال ان الشيطن ليتمثل صورة الرجل فتأتي القوم فيحدث بالحديث من الكذب فيتفرقون فيقول الرجل منهم سمعت رجلاً اعرف وجهه ولا ادري اسمه يحدث حضرت عبد اللہ بن مسعود سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ شیطان ایک مرد کی صورت دھار کر لوگوں (کی محفلوں) میں جاتا ہے اور (عجیب و غریب، حیرت انگیز) جھوٹی باتیں کرتا ہے، پھر وہ لوگ منتشر ہو جاتے ہیں تو ان میں سے ایک شخص کہتا ہے کہ میں نے ایک آدمی کو ایسی ایسی باتیں کرتے سنا ہے میں شکل سے تو اس کو پہچان لوں گا پر مجھے اس کا نام معلوم نہیں۔ (مشکوۃ باب حفظ اللسان والغيبة والشتم ج 4 ص 88)

علامہ ابن کثیر نے آیت مذکور كَمَثَلِ الشَّيْطٰنِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ ۚ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكَ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ۝ کے تحت مندرجہ ذیل دو واقعات نقل فرمائے ہیں۔

(1) بحوالہ طبری: سیدنا علی المرتضیٰ ؓ سے مروی ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک راہب ہوا کرتا تھا، جس نے 60 سال تک رب کی عبادت کی۔ شیطان نے اسے بہکانے کی بہت کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہوا، بالآخر شیطان نے ایک عورت پر اثر ڈالا اور اس کے بھائیوں کو یہ باور کرایا کہ اس پر آسیب ہے جس کا علاج فلاں راہب کے پاس ہے۔ وہ بہن کو اس راہب کے پاس لے گئے۔ اس نے دم وغیرہ کیا جس سے وہ ٹھیک ہو گئی اور بغرض علاج اس کے پاس رہنے لگی۔ ایک روز نفسانی خواہش کے غلبہ کے تحت راہب اس کے ساتھ منہ کالا کر بیٹھا اور پھر گناہ ظاہر ہونے کے ڈر سے اسے قتل کر دیا، اس عورت کے بھائیوں کو پتہ چلا تو شیطان اس راہب کے پاس آکر کہنے لگا کہ تو میرا دوست ہے، میری بات مان تو تجھے بچا لوں گا، اس نے پوچھا کہ کونسی بات؟ شیطان نے کہا کہ مجھے سجدہ کر، جب راہب نے اسے سجدہ کیا تو شیطان بولا اب میں تجھ سے بیزار ہوں۔

(تفسیر طبری)

(2) سیدنا عبد اللہ بن مسعود ؓ سے مروی ہے کہ ایک عورت بکریاں چرایا کرتی تھی اور ایک راہب کی خانقاہ میں رہتی تھی۔ ایک روز راہب پر خواہشات کا غلبہ ہوا تو اس نے اس عورت سے بدکاری کر لی۔ تب شیطان انسانی شکل میں اس راہب کے پاس آیا اور بولا کہ اس طرح تو تیرا گناہ ظاہر ہو جائے گا تو ایسا کر کہ اسے قتل کر کے دفن کر دے، تجھ پر کوئی شک بھی نہیں کرے گا اور تجھے کوئی جھٹلائے گا بھی نہیں۔

چنانچہ اس نے ڈر کے مارے ایسا ہی کیا، پھر شیطان اس کے بھائیوں کے پاس علیحدہ علیحدہ خواب میں گیا اور کہا کہ تمھاری بہن سے فلاں راہب نے غلط کاری کی اور اسے قتل کر کے فلاں جگہ دفن کر دیا۔ وہ صبح اٹھے تو ایک دوسرے سے اس کا ذکر کرنے لگے، چنانچہ وہ اس جگہ پر گئے اور زمین کھودی تو نعش مل گئی پھر انھوں نے راہب پر بدکاری اور قتل کا کیس کر دیا، حکومت نے راہب کو گرفتار کر لیا۔

پھر شیطان نے راہب سے کہا کہ مجھے سجدہ کر دو تو میں تمھیں بچا لوں گا جب اس نے ایسا کیا تو شیطان پیچھے ہٹ گیا اور بولا میں تو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں، چنانچہ حکومت نے اس راہب کو سزائے موت دے دی، یہی انجام ہوتا ہے ان لوگوں کا اللہ کو چھوڑ کر شیطان کے پیچھے چلنے لگتے ہیں

(جاری ہے)

(ماں انسان کو سب سے زیادہ پیار کرنے والی ہستی ہے)

7 ستمبر 1974ء اور تحریک ختم نبوت میں اہلحدیث کا کردار

مولانا لیاقت علی باجوہ

ہر سال 7 ستمبر کے دن تقریباً پوری دنیا میں ختم نبوت کے موضوع پر جلسے، کانفرنسیں اور سیمینار ہوتے ہیں جن میں بتایا جاتا ہے کہ 7 ستمبر 1974ء کو پاکستان کی قومی اسمبلی کے فیصلے کے مطابق قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا۔ تعصب کی بناء پر میڈیا میں ایک خاص فرقے کا قبضہ ہونے کی وجہ سے تحریک ختم نبوت میں اہل حدیث کے کردار کو ذکر تک نہیں کیا جاتا۔ اگر کبھی ذکر کرتے ہیں تو برائے نام حالانکہ مرزائیت کی تردید میں اہلحدیث علماء نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ مثلاً: مولانا محمد حسین بٹالویؒ نے مرزا قادیانی کے خلاف سب سے پہلے کفر کا فتویٰ تیار کیا اور اپنے استاذ محترم میاں سید نذیر حسین محدث دہلویؒ سے دستخط کرائے اور اس فتوے پر 200 علمائے کرام نے تصدیق کی مہر ثبت کرتے ہوئے دستخط کیے تھے۔

فاتح قادیان مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ ہی تھے جنھوں نے 1903ء میں مرزا قادیانی کو اس کے گھر جا کر للکارا۔ مولانا محمد حسین بٹالوی اور مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ اہل حدیث کے ہی عظیم سپوت تھے جنھوں نے سب سے زیادہ مناظرے مرزا قادیانی سے کیے تھے۔

1982ء میں مرزا قادیانی کی تکذیب میں 44 صفحات پر مشتمل رسالہ سب سے پہلے مولانا اسماعیل علی گڑھیؒ اہل حدیث کا سپوت تھے۔ 1892ء کو 25 سال کی عمر میں مرزا قادیانی کی تردید و تکفیر میں اولین تفصیلی کتاب "غایت المرام" کے نام سے لکھنے والے کم عمر مصنف علامہ قاضی سلیمان منصور پوریؒ اہل حدیث کے سپوت تھے۔

قادیانی ذریت کو للکارنے والے مولانا ابوسعید محمد حسین بٹالویؒ، فاتح قادیان مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ، مولانا محمد بشیر سہوانیؒ، مولانا ابوالقاسم سیف بنارسیؒ، مولانا حافظ عبداللہ محدث روپڑیؒ، مولانا عبدالمجید سوہدرویؒ، مولانا نور حسین گھرجاکھیؒ، مولانا احمد دین گکھڑویؒ، حافظ محمد محدث گوندلویؒ، مولانا اسماعیل سلفیؒ، مولانا محمد حنیف ندویؒ، مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانیؒ، حافظ محمد ابراہیم کمیر پوریؒ، شہید اسلام علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ، مناظر اسلام حافظ عبدالقادر روپڑیؒ اور مولانا محمد یحییٰ گوندلویؒ یہ سب علمائے اہلحدیث ہی کے سپوت تھے۔

سب سے بڑھ کر یہ کہ جس چیز کا ذکر اہل حدیث کے مخالف لوگوں کو بھی کرنا پڑتا ہے کہ اہلحدیث کے سپوت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ نے مرزا قادیانی کا مقابلہ اس تسلسل کے ساتھ کیا کہ اس نے مباہلہ کا اعلان کر دیا کہ "جھوٹا سچے کی زندگی میں مر جائے" چنانچہ 15 اپریل 1907ء کو مرزا قادیانی نے مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کے ساتھ آخری فیصلہ کے عنوان سے اشتہار شائع کیا۔

اس اشتہار میں مرزا نے مولانا ثناء اللہ امرتسری کو قادیانی سلسلے کا نابود کرنے والا اور قادیانی عمارت کو ڈھا دینے والا قرار دیتے ہوئے خدا سے یہ فیصلہ چاہا کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور مولانا ثناء اللہ امرتسری میں سے جو جھوٹا ہو وہ سچے کی زندگی میں مر جائے۔ بالآخر 26 مئی 1908ء کو مرزا غلام احمد قادیانی عبرت ناک موت سے مر گیا اور مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ مرزا کی وفات کے چالیس سال بعد 15 مارچ 1948ء کو سرگودھا میں فوت ہوئے۔

مولانا محمد یوسف انور حفظہ اللہ لکھتے ہیں کہ مولانا محمد حنیف ندویؒ پہلے اہل حدیث عالم دین ہیں جنھوں نے ہفت روزہ الاعتصام کے 1949 اور 1950ء کے شماروں میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کیا۔ جس کی وجہ یہ تھی کہ مرزائی آئے دن ریشہ دوانیوں اور سازشوں کے ذریعے حکومتیں تبدیل کرتا اور اسلام کے نام پر وجود میں آنے والی نوزائیدہ مملکت پاکستان کو غیر مستحکم کرنے میں لگا رہتا تھا۔ اس سلسلہ میں وزیر خارجہ ظفر اللہ خان کے گمراہ کن بیانات موجود ہیں۔ انہی دنوں چنیوٹ کے قریب

(ماں کا سایہ ٹھنڈی چھاؤں ہے)

مرزائی بستی ربوہ کی آبادکاری کے لیے سینکڑوں ایکڑ اراضی بھی مختص کی گئی۔

یہی وہ پس منظر تھا کہ 1953ء کی تحریک ختم نبوت شروع ہوئی، جس میں اہل حدیث علماء پیش پیش تھے۔ مرکزی مجلس عمل ختم نبوت کے سیکرٹری جنرل مولانا سید داؤد غزنوی تھے۔ قادیانی محاسبہ کمیٹی کے سربراہ آغا شورش کاشمیری اور علامہ احسان الٰہی ظہیر شہیدؒ تھے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے خازن میاں فضل حق تھے۔ مولانا محمد اسماعیل سلفیؒ، مولانا عبدالرحمن آزادؒ، مولانا عطاء اللہ حنیفؒ، مولانا محمد حنیف ندویؒ، مولانا معین الدین لکھویؒ، مولانا حافظ عبداللہ محدث روپڑیؒ مولانا محمد رفیق پسروریؒ، مولانا محمد صدیق فیصل آبادیؒ، حافظ محمد اسماعیل روپڑیؒ، مولانا حافظ عبدالقادر روپڑیؒ، مولانا محمد حسین شیخوپوریؒ اور مولانا حبیب الرحمن یزدانیؒ کی ولولہ انگیز تقریروں نے عوام میں بہت زیادہ جوش وخروش پیدا کر دیا تھا۔

سلطان المناظرین حافظ عبدالقادر روپڑیؒ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ پورے ملک میں لوگوں کو مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت سے آگاہ کرتے ہوئے لوگوں کے دلوں میں مرزا کے متعلق خوب نفرت پیدا کی اور پورے ملک میں اہلحدیث علمائے کرام نے تحریر اور جلسوں میں خوب اس کے باطل عقائد ونظریات کی دھجیاں اڑائیں اور تحفظ ختم نبوت کے لیے ایک سیسہ پلائی دیوار ثابت ہوئے۔

مولانا یوسف انور حفظہ اللہ لکھتے ہیں کہ اس تحریک 1953ء کے بارے میں بعض کالم نگار مولانا مودودیؒ اور مولانا عبدالستار نیازی کو سزائے موت دیے جانے کا تذکرہ بڑے زور وشور سے کرتے ہیں جس کی حقیقت یہ ہے کہ مولانا مودودیؒ نے چند صفحات پر مشتمل ایک پمفلٹ ''قادیانی مسئلہ'' کے نام سے شائع کیا، جس میں ادھر ادھر سے دیکھ کر مرزا قادیانی کی کتابوں کے حوالے دیے گئے، لیکن مولانا مودودیؒ اپنے پاس مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابیں نہ ہونے کی وجہ سے عدالت میں انھیں غیر مسلم ثابت نہ کر سکے جس کی پاداش میں انھیں سزائے موت سنائی گئی اور پھر جسے بعد میں چند ماہ کی قید میں تبدیل کر دیا گیا۔

مولانا عبدالستار نیازی مسجد وزیر خان لاہور میں تقریر کر کے چھپتے ہوئے نکلے اور داڑھی منڈوا کر ایک دیگ میں بیٹھ کر کہیں مضافات میں نکل جانے کے لیے گئے، ان کی دونوں تصویریں داڑھی کے ساتھ اور بغیر داڑھی کے ''پاکستان ٹائمز'' کے صفحہ اول پر شائع ہوئیں جس سے تحریک کے کارکنوں کو شدید دھچکا لگا۔ اسی بناء پر انھیں سزائے موت ہوئی جسے قید میں بدل دیا گیا تھا، لیکن اب نیازی صاحب کو بطور مجاہد ختم نبوت سے یاد کیا جاتا ہے جبکہ انھوں نے بزدلی کی انوکھی مثال قائم کی۔

1974ء کی تحریک ختم نبوت کا آغاز فیصل آباد سے ہوا تھا۔ جب 22 مئی 1974ء کو نشتر میڈیکل کالج ملتان کے تقریباً سو طلبہ شمالی علاقوں کی سیر کے لیے چناب ایکسپریس (ریل گاڑی) کے ذریعے ملتان سے پشاور جا رہے تھے۔ ٹرین جب ربوہ اسٹیشن پر رکی تو قادیانی نوجوان ریل گاڑی میں داخل ہو کر قادیانیت کا لٹریچر تقسیم کرنے لگے جس سے مسلم طلبہ میں اشتعال پھیل گیا، انھوں نے ریلوے اسٹیشن پر ختم نبوت زندہ باد، قادیانیت مردہ باد کے نعرے لگائے۔ جب 29 مئی کو چناب ایکسپریس انہی طلبہ کو پشاور سے ملتان کے لیے لے کر واپس پہنچی تو ربوہ سے پہلے اسٹیشن نشتر آباد کے قادیانی اسٹیشن ماسٹر نے طلبہ کی بوگی پر نشانات لگا دیے اور ربوہ میں اطلاع کر دی، گاڑی ربوہ اسٹیشن پر پہنچی تو وہاں ہزاروں قادیانی پستولوں، خنجروں، لاٹھیوں آہنی مکوں اور اینٹوں کے ساتھ مسلح طلبہ کی بوگی پر ٹوٹ پڑے۔ طلبہ نے اندر سے دروازے کھڑکیاں بند کر لیے، لیکن قادیانیوں کی تعداد زیادہ ہونے کی وجہ سے قادیانیوں نے بوگی کے دروازے توڑ کر نہتے طلبہ پر حملہ کر دیا۔ انھیں گھسیٹ کر باہر لائے اور بہت زیادہ پیٹا، پورے ملک میں ہڑتال ہوگئی۔ ہر ضلع میں علمائے اہل حدیث نے قادیانیت کی خوب تردید کرتے ہوئے مظاہرے کیے۔ لاہور میں روزانہ مسجد شہداء مال روڈ سے حافظ عبدالقادر روپڑیؒ اور علامہ احسان الٰہی ظہیر شہیدؒ کی قیادت میں تقریریں ہوتیں اور جلوس نکلتا۔ پورے ملک میں تحریک چلانے والے اور سرگرم علماء میں سے زیادہ تر اہل حدیث ہی ہوتے تھے۔ اس وقت کے وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو نے اس زبردست عوامی تحریک سے متاثر ہو کر قادیانی گروہ کے سربراہ مرزا ناصر کو قومی اسمبلی میں آ کر اپنا موقف پیش کرنے کے لیے بلایا۔

اگست کے مہینے میں تقریباً 11 دن بحث جاری رہی، گیارہ روز

(باقی دکھوں کا مداوا ہے)

تک مرزا ناصر اسمبلی ممبران پر جرح کرتے رہے۔ ان ممبران میں مفتی محمود اور مولانا شاہ احمد نورانی خاص طور پر قابل ذکر ہیں جو جامع مسجد اہل حدیث راولپنڈی میں مولانا حافظ محمد اسماعیل ذبیح اور مولانا حافظ محمد ابراہیم کمیر پوری سے آکر تیاری کرتے تھے کیونکہ مرزا کی کتب انہی علمائے اہل حدیث کے پاس تھیں۔ ایک دن مفتی محمود نے مرزا ناصر سے کہا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے سامنے ان کی مدح وستائش میں اکمل نامی شاعر نے ایک قصیدہ پڑھا جس میں یہ اشعار پڑھے

محمد پھر اتر آئے ہیں قادیان میں
جو پہلے سے بڑھ کر ہیں اپنی شان میں
محمد جس نے دیکھنے ہوں اکمل
وہ غلام احمد کو دیکھے قادیان میں

مفتی محمود نے کہا کہ یہ قصیدہ اخبار الفضل کے صفحہ اول پر شائع ہوا تھا اور مرزا غلام احمد قادیانی نے اسے سراہا تھا۔ مرزا ناصر نے جواب دیا کہ یہ سراسر جھوٹ ہے کیونکہ الفضل کا اجراء پاکستان بننے کے بعد ہوا تھا۔ اس پر مفتی محمود لاجواب اور پریشان ہوگئے۔ انھوں نے واپس آکر حافظ محمد ابراہیم کمیر پوری سے اس کا اظہار کیا تو انھوں نے کہا مرزا ناصر صحیح کہتا ہے کیونکہ تقسیم ملک سے قبل قادیان سے ہفت روزہ ''البدر'' شائع ہوتا تھا۔ جس کے صفحہ اول پر یہ قصیدہ اشاعت پذیر ہوا تھا، حافظ کمیر پوری نے پرانا اور بوسیدہ رسالہ نکالا اور مفتی محمود کے حوالے کیا۔

اگلے روز جب مفتی محمود نے یہ رسالہ ممبران اسمبلی اور مرزا ناصر کو دکھایا اور یہ رباعی پڑھ کر سنائی تو مرزا ناصر کے طوطے اڑ گئے اور وہ بہت زیادہ شرمسار ہوا۔ بحثیت تمام ممبران اسمبلی نے مرزا ناصر کو صلواتیں سنائیں، اسی طرح کے مزید حوالہ جات سے مرزا ناصر کے جھوٹ کا پول پوری طرح سامنے آگیا۔ بالآ قومی اسمبلی نے 7 ستمبر 1974ء کو ایک تاریخی اور متفقہ قرارداد کے ذریعے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا۔

پتا چلا کہ مرزا کے کفریہ دعوؤں کے آغاز سے لے کر تقسیم ملک سے پہلے اور بعد کی ختم نبوت کی تحریکیوں کے روح رواں ان کا آغاز کرنے والے اور ان کے اختتام الغرض قادیانیت کو کافر قرار دینے تک علمائے اہلحدیث کا کردار سرفہرست اور مثالی ہے۔ لیکن شہرت کے پجاری لوگوں کا کیا کیا جائے کہ ان کو اصل حقیقت نظر نہیں آتی۔

شیوخ الحدیث کے لیے عظیم خوشخبری

ڈاکٹر حافظ محمد نصر اللہ خان صاحب شیخ الحدیث واسسٹنٹ ڈائریکٹر اسلامک سنٹر اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کا اشاعت مقالہ PHD (الدکتور شرح الألفاظ الغريبة فی الجامع الصحیح للبخاری علی ترتیب حروف المعجم شائع ہو چکا ہے۔ صفحات 840 ☆ رنگین ☆ اعلیٰ کاغذ ☆ خوبصورت جلد۔ جس کی ابتدائی قیمت 1200 روپے محدود وقت کے لیے ہے۔ الناشر: دارالحدیث الخیریہ گلی نمبر۔ 7/B حسن آباد نمبر 1 ملتان (061-6776449)

ملنے کے پتے و رابطہ نمبرز

(1) دارالحدیث الخیریہ گلی نمبر۔ 7/B حسن آباد نمبر 1 ملتان (061-6776449)

(2) اسلامک سنٹر بغداد کیمپس، اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور (ڈاکٹر حافظ محمد نصر اللہ خان صاحب 0302-3736449)

(3) مکتبہ اسلامیہ بالمقابل رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور (محمد سرور عاصم 042-37244973/0300-8661763)

(4) مکتبہ اسلامیہ بیسمنٹ اٹلس بینک بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ فیصل آباد (0412631204_0300-8661763)

(ماں کی محبت پھول سے زیادہ تر وتازہ اور لطیف ہے)

سمگلر غدارِ وطن ہوتا ہے

وقار عظیم بھٹی میر محمدی

ارشاد باری تعالیٰ ہے: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ ''اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ، مگر یہ کہ تجارت جو تمھاری باہمی رضامندی سے ہو۔'' (النساء:29)

اسلام معاشی مساوات کا علمبردار ہے۔ اس سلسلے میں اسلام کی تعلیمات بڑی واضح ہیں۔ اسلام نے اپنے مالی نظام کو اعتقادات، عبادات، معاملات اور اخلاقیات سے جدا کر کے پیش نہیں کیا بلکہ ہر عمل کو جس میں اللہ کی خوشنودی ہو اور نوع انسانی کی بہتری ہو عبادت قرار دیا ہے۔

اسلام کی نظر میں جائز ذرائع سے مال و دولت کمانا اور اس کے ذریعے اپنی بنیادی ضرورتیں پوری کرنا اور غربت و افلاس کا خاتمہ کرنا قابل تعریف کام ہے اور بہت بڑی نیکی ہے۔ اسی لیے تجارت کو رزق حلال کمانے کا ایک مستحسن ذریعہ قرار دیا ہے اور اسے نبی کریم ﷺ نے بھی پسند فرمایا ہے

الغرض اسلام اپنے معاشی نظام کی بنیاد ان حقائق پر رکھتا ہے جن کی موجودگی میں کوئی شخص معاشی ناانصافی کا شکار نہیں ہوتا۔ نیز روزی کمانے کے جہاں بے شمار جائز ذرائع موجود ہیں وہاں کچھ ناجائز ذرائع بھی ہیں۔ تجارت کے سلسلے میں بعض صورتیں جن میں مکر و فریب، حق تلفی، ناجائز منافع خوری اور رشوت ستانی منع ہے۔ اسی طرح سمگلنگ، بلیک مارکیٹنگ اور ذخیرہ اندوزی کو بھی اسلام نے حرام قرار دیا ہے۔

سمگلنگ میں انسان اپنے ملک کا مال جس کی اہل وطن کو ضرورت ہوتی ہے۔ دوسرے ملک کو خفیہ ذرائع سے ناجائز منافع خوری کی خاطر فروخت کر دیتا ہے۔ ایسے لوگوں کو چاہیے کہ وہ ناجائز ذرائع سے اپنی روزی کما کر اپنی عاقبت خراب نہ کریں اور اپنے دل میں احساس پیدا کریں کہ ہم کل قیامت کے روز اپنے رب کو کیا جواب دیں گے؟ ایسی روزی جس کے ذریعے اہل وطن کا صریح نقصان ہو اور وطن کے ساتھ غداری کے مترادف ہو اسلام میں کیسے حلال ہو سکتی ہے؟ درحقیقت سمگلر غدار وطن ہوتا ہے اور سمگلنگ کا کاروبار کرنے والا قومی مجرم ہے۔

انسانی، منشیات اور دیگر اجناس کی سمگلنگ ایک ایسا عمل ہے جو کم و بیش دنیا کے تقریباً تمام ممالک میں کسی نہ کسی صورت میں پایا جاتا ہے حکومتی قوانین اور ادارے اسے روکنے کے لیے ہمہ وقت متحرک رہتے ہیں، لیکن پھر بھی اسے مکمل طور پر روکنا تقریباً ناممکن ہے۔ پاکستان کے راستے ہمسایہ ملک خاص طور پر افغانستان، ایران، بھارت اور دیگر ممالک کو بڑے پیمانے پر ملکی اشیاء کی سمگلنگ کی باتیں زبان زد عام ہیں۔ کسٹم کلیئرنس نہ ہونے سے انہی ممالک کی اشیاء پاکستان بھی لائی جاتی ہیں جس کا اندراج نہ ہونے سے ملکی ریونیو کو بڑے خسارے کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

زرعی ملک ہونے کے باوجود ہر سال ملک کو کسی نہ کسی جنس کی قلت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ جس کی بڑی اور بنیادی وجہ سرحدی علاقوں سے بڑے پیمانے پر ہونے والی سمگلنگ ہے۔ وطن عزیز کی سرحدیں افغانستان اور ایران جیسے ممالک سے ملتی ہیں۔ افغانستان میں قانون کی عملداری کمزور ہونے کے باعث یہاں جس جنس کی قلت ہوتی ہے اسے باآسانی پاکستان سے سمگل کر لیا جاتا ہے۔

ایک اندازے کے مطابق پاکستان سے تقریباً 7 سو سے زائد مقامات سے افغانستان اشیاء سمگل کی جاتی ہیں۔ جن میں سرفہرست آٹا، دالیں، چینی، چاول، گوشت کے لیے مویشی اور پولٹری وغیرہ شامل ہیں۔ دوسری طرف ایران سے بھی سمگلنگ بلا روک ٹوک جاری ہے جس میں ایرانی تیل کی سمگلنگ اول درجے پر ہے، جس کے باعث ماضی میں متعدد حادثات بھی ہو چکے ہیں لیکن متعلقہ حکام چند روز کی بیان بازی کے بعد

(ماں کی نافرمانی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا)

روایتی خاموشی اختیار کر لیتے ہیں۔ افغانستان میں مویشیوں کی بڑے پیمانے پر سمگلنگ کے باعث ملک میں گوشت کی قیمتیں آسمان سے باتیں کرتی دکھائی دیتی ہیں۔ لاکھوں کی تعداد میں مویشی افغانستان سمگل ہونے کی وجہ سے ملک میں مویشیوں کی طلب و رسد میں واضح فرق نظر آتا ہے۔

افغانستان میں گذشتہ تین دہائیوں سے جاری جنگ کی وجہ سے مویشیوں کی قلت بڑا مسئلہ بن کر ابھرا ہے جس کا آسان حل پاکستان سے مویشیوں کی غیر قانونی سمگلنگ ہے۔ اس کاروبار سے منسلک بیشتر افراد کا تعلق بھی سرحدی علاقوں سے ہی ہے۔ اسی وجہ سے انہیں یہ دھندہ کرنے میں کوئی دشواری پیش نہیں آتی۔

ایک محتاط اندازے کے مطابق ملک میں سالانہ تقریباً 1150 ارب روپے مالیت کی مختلف اشیاء سمگل ہو رہی ہیں۔ اس صورتحال میں صرف ٹائروں کی سمگلنگ اور انڈر انوائسنگ سے قومی خزانے کو سالانہ لگ بھگ 30 ارب روپے سے زائد خسارے کا سامنا ہے۔ چمن بارڈر کے ذریعے افغانستان سے یومیہ دو سو سے زائد ٹرکوں کے ذریعے بڑے پیمانے پر سمگلنگ جاری ہے۔ کسٹم حکام مبینہ طور پر فی ٹرک ایک سے ڈیڑھ لاکھ روپے وصول کر کے انہیں بغیر کسی ڈیوٹی اور ٹیکس کے کلیئر کر دیتے ہیں۔

پاک افغان بارڈر غلام خان چیک پوسٹ پر افغانستان سے سمگلنگ کا سلسلہ بھی زور و شور سے جاری ہے۔ افغانستان سے بڑی گاڑیوں کے ذریعے غیر ملکی سامان سمگل کیا جاتا ہے۔ دن کی روشنی میں بلاخوف و خطر افغانستان سے بڑی گاڑیوں کے ذریعے ہر قسم کا غیر ملکی سامان پاکستان میں سمگل کیا جاتا ہے جس میں ٹائر، چائے، کپڑا، اشیائے خورد و نوش، لائیو سٹاک سمیت مختلف گاڑیوں کے سپیئر پارٹس و انجن، الیکٹرانک و دیگر سامان شامل ہے۔ چیک پوسٹ نہ ہونے کے باعث ان گاڑیوں کی چیکنگ نہیں ہو پاتی، اعداد و شمار کے مطابق ایرانی تیل کی سمگلنگ سے پاکستانی معیشت کو کسٹم ڈیوٹی، سیلز ٹیکس اور پٹرولیم لیوی کی مد میں سالانہ ایک کھرب روپے تک کا نقصان پہنچ رہا ہے۔ پاکستان میں ایرانی تیل کیسے اور کس طرح آتا ہے؟ یہ معاملہ بڑا دلچسپ اور تحقیق طلب ہے۔

پاکستان اور ایران کے درمیان زمینی سرحد 800 کلومیٹر طویل ہے۔ بین الاقوامی قوانین کے تحت اس سرحد کو عبور کرنے کا واحد سرحدی شہر تفتان ہے۔ بلوچستان کے ضلع چاغی کا یہ شہر کوئٹہ سے 600 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ دونوں ممالک کی سرحدی چوکی "میرجاوہ" ہے۔ زمینی اعتبار سے دونوں ممالک کے درمیان تمام سرکاری تجارت تفتان کے راستے ہوتی ہے لیکن 800 کلومیٹر طویل سرحدی پٹی پر آباد گاؤں کے افراد بلا روک ٹوک سینکڑوں مقامات پر اشیائے ضروریہ کا تبادلہ کر لیتے ہیں۔ چھوٹے پیمانے پر ایرانی تیل کی سمگلنگ تقریباً 250 راستوں سے ہوتی ہے۔

ایک تحقیق کے مطابق ایران پاکستانی سرحد پر سو سے ایک سو تیس تک آئل ٹینکرز روزانہ ایرانی تیل لیکر پاکستان میں آتے ہیں۔ ان ٹینکروں میں 25 سے 40 ہزار لیٹر تک آئل ہوتا ہے۔ یہ تیل تفتان سے ضلع چاغی کے راستے کوئٹہ پہنچتا ہے۔ ایرانی سمگل شدہ تیل کی بلوچستان کے ساتھ سب سے بڑی مارکیٹ کراچی ہے۔ کراچی میں 90 ہزار لیٹر ایرانی تیل روزانہ فروخت کیا جاتا ہے جس کی فروخت کے لیے کراچی میں 800 سے زیادہ غیر قانونی ڈپو ہیں۔

ادھر ملک میں ٹائرز کی سمگلنگ سے سالانہ بنیادوں پر حکومت کو اڑھائی ارب سے زائد کا نقصان پہنچ رہا ہے۔ پاکستان میں ٹائر امپورٹرز کے مطابق اس وقت ملکی سطح پر 53 فیصد سمگل ٹائرز سے اور بقیہ کو ملکی پیداوار سے پورا کیا جا رہا ہے۔ عوامی گاڑیوں کے ٹائر پر کسٹم ڈیوٹی کی شرح 25 فیصد چھوٹے ٹرک ٹائرز پر 20 فیصد اور بڑے ٹرک اور بسوں کے ٹائرز پر کسٹم ڈیوٹی کی شرح 5 فیصد کرنے سے سمگلنگ میں کمی لائی جا سکتی ہے۔ پاکستان میں سمگل شدہ ٹائروں کی بھرمار کے سبب مقامی انڈسٹری کی فروخت جمود کا شکار ہے۔ سمگل شدہ ٹائروں کو مارکیٹ شیئر 50 فیصد سے تجاوز کر چکا ہے۔ چمن اور لنڈی کوتل کے راستے یومیہ 250 ٹرک سمگل شدہ ٹائر لے کر پاکستان پہنچ رہے ہیں۔ جو ملک بھر میں کھلے عام فروخت کیے جا رہے ہیں، ٹائروں کی سمگلنگ کو متعلقہ کسٹم افسران کی مکمل سرپرستی حاصل ہے، پاکستانی ٹائر کا سمگل شدہ 110 برانڈز سے مقابلہ ناممکن ہو گیا ہے۔

انڈسٹریز ذرائع کے مطابق سمگل شدہ ٹائروں کی زیادہ تر مغربی ملکوں میں موسم سرما کے لیے بنائے گئے ٹائر پاکستان میں لا کر ڈمپ کیے

جارہے ہیں۔ جو پاکستان کے گرم موسم کے لیے غیر موافق اور گاڑی میں سفر کرنے والوں کی سلامتی کے لیے خطرہ ہیں، اسی طرح زائد المیعاد اور استعمال شدہ ٹائروں کو بھی نئے ٹائر کے نام پر فروخت کیا جارہا ہے۔ افغانستان اور ایران کے لیے بڑے پیمانے پر آلو کی سمگلنگ جاری ہے۔ تاجروں کا کہنا ہے کہ رواں سال اب تک پانچ لاکھ ٹن آلو غیر قانونی طور پر پڑوسی ممالک برآمد کیا جاچکا ہے جس سے مستقبل میں آلو کی برآمد پر منفی اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔

پاکستان میں سمگلنگ کو مکمل طور پر بند کرنا آسان نہیں۔ ایک وجہ تو دیگر ممالک سے سمگلنگ کی جانے والی اشیاء کے نرخوں میں نمایاں فرق ہے۔ دوسری وجہ پاکستان کی سرحدی پٹی پر آباد عوام کا ذریعہ روزگار اور غیر رسمی تجارت ہے۔ اس پس منظر میں حکومت کو اس معاملے کا سنجیدگی سے جائزہ لینا چاہیے۔ بہتر راستہ یہی ہے کہ پڑوسی ممالک سے تجارت کو قانونی شکل دی جائے۔ اس سے ملکی خزانے کو سالانہ اربوں روپے حاصل ہوں گے اور مقامی افراد کو قانونی تجارت کے مواقع بھی ملیں گے۔

بقیہ: درس حدیث

یہی چیز مذاہب اور مسالک کے درمیان ٹکراؤ کا سبب بنے گی جس کی وجہ سے مختلف مقامات پر ہنگامے ہوئے لوگوں کی املاک کو نقصان پہنچایا گیا اور اس کے نتیجہ میں کچھ لوگوں کو قتل بھی کردیا گیا، اسی طرح حکومت اور بعض حکومت مخالف گروہوں کا حال ہے کہ ہر کوئی اپنے مفاد کی خاطر حدود اللہ کی پامالی کرتے ہوئے ملک کی جڑوں کو کھوکھلا کر رہا ہے۔ حکومت اپنی جگہ سے پیچھے ہٹنے کے لیے تیار نہیں، اسی طرح حکومت مخالف گروہ اپنے ناجائز مطالبات کو پورا کرنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں، حالانکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: مَنْ رَاٰی مِنْ اَمِیْرِہٖ شَیْئًا یَکْرَھُہٗ فَلْیَصْبِرْ ''جو شخص اپنے حکمران سے کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھے تو اس پر صبر کرے۔'' (مسلم کتاب الامارۃ باب وجوب ملازمۃ جماعۃ المسلمین ج6 جز12 ص189 رقم الحدیث: 1849)

جبکہ ان حالات سے جرائم پیشہ لوگوں نے فائدہ اٹھاتے ہوئے وقت کو غنیمت جانا اور جرائم میں مزید آگے بڑھتے چلے گئے لہٰذا حالات حکومت اور مذکورہ گروہوں سے اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ حکومت صبر کا دامن تھامے ہوئے اپنی ذمہ داری کا احساس کرے اور ان گروہوں کو بھی صبر کو اپناتے ہوئے ناجائز مطالبات سے ملک وملت کے مفاد میں دستبردار ہو جانا چاہیے اور یہ اس وقت ہوگا جب فریقین میں غلطی پر نادم ہونے کا جذبہ موجزن ہوگا۔ یہی وہ چیز ہے جس سے انسان کے اندر گناہ کا احساس پیدا ہوتا ہے یہی احساس انسان کو گناہ سے دور اور نیکیوں کا عادی بنا دیتا ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس عورت اللہ کی نافرمانی کرنے سے منع کیا لیکن وقتی طور پر وہ باز نہ آئی۔ جب اسے اپنی غلطی کا احساس ہوا تو وہ فوراً غلطی کو ترک کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر ندامت کا اظہار کرنے لگی۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے نصیحت فرماتے ہوئے اپنے اخلاق عالیہ کا مظاہرہ فرمایا۔

سیدنا ابو ہریرہؓ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی مَا لِعَبْدِیْ الْمُؤْمِنِ عِنْدِیْ جَزَاءٌ اِذَا قَبَضْتُ صَفِیَّہٗ مِنْ اَھْلِ الدُّنْیَا ثُمَّ احْتَسَبَہٗ اِلَّا الْجَنَّۃُ. ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرا مومن بندہ جس کی محبوب ترین میں واپس لے لوں لیکن وہ اس پر ثواب کی نیت سے صبر اور رضا کا مظاہرہ کرے اس کے لیے میرے پاس جنت کے سوا کوئی بدلہ نہیں۔'' (بخاری بشرح الکرمانی کتاب الرقاق باب العمل الذی یبتغی بہ وجہ اللہ تعالی ج22 ص162 رقم الحدیث: 6424) دنیاوی اشیاء اور مال ومتاع میں سے بیوی بچے اور والدین انسان کی سب سے محبوب ترین چیزیں ہیں ان کے کھو جانے پر اللہ تعالیٰ کا حکم سمجھ کر صبر کرنا کمال ایمان کی علامت اور اس کی جزا جنت ہے اور بے صبری جزع فزع ضعف ایمان کی دلیل اور اس کی سزا جنت سے محرومی ہے۔

دعائے صحت کی اپیل

محترم شہادت طور شیخ زید ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ تمام قارئین دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو جلد از جلد صحت یاب فرمائے۔ آمین

(دعا گو: وقار عظیم بھٹی)

(ماں کی دعا کامیابی کا راز ہے)

جماعتی خبریں

پریس ریلیز

عالمی سطح پر پاکستان کی جگ ہنسائی کروانے والے ملک کی سا لمیت اور بقا کے لیے شدید خطرہ ہیں۔ ملک کی بقا کو نقصان پہنچانے والے شرپسند عناصر سے حکومت آہنی ہاتھوں سے نپٹے اور ذاتی مفادات کی خاطر ملک کی معیشت کو تباہ و برباد کرنے والوں کو عوام مسترد کر دیں۔ ان خیالات کا اظہار جماعت اہل حدیث پاکستان کے امیر حافظ عبدالغفار روپڑی نے گذشتہ روز جماعت کے ضلعی ذمہ داران سے مرکزی دفتر میں ملاقات کے دوران گفتگو کرتے ہوئے کیا۔

انھوں نے کہا کہ غریب عوام کے خون پر سیاست کرنے والے ملک وقوم کے دشمن ہیں۔ ملک کو میدان جنگ بنانے والے کسی بھی صورت پاکستان کے خیر خواہ نہیں ہو سکتے۔ مشکل وقت میں کارکنان کو موت کے منہ میں تنہا چھوڑ کر سب سے پہلے سینے پر گولی کھانے کا دعویٰ کرنے والے امپورٹڈ قائد ایئر کنڈیشن کنٹینر اور بلٹ پروف گاڑیوں میں بیٹھے رہے جس سے ان کی منافقت کھل کر عوام کے سامنے آ چکی ہے۔ انھوں نے کہا کہ ہمارے اسلاف نے اپنی جانوں کی قربانیاں پیش کر کے ہمیں جو پاکستان دیا، ایک ہی پرچم کے سائے تلے اکٹھے ہو کر حاصل کی جانے والی اسلام کی عملی تجربہ گاہ میں اسلامی اقدار کو مکمل طور پر پامال کیا جا رہا ہے۔ دارالحکومت کی اہم ترین شاہراہیں رات بھر ''نائٹ کلبوں'' جیسا منظر پیش کر رہی ہیں۔

مفسر قرآن مناظر اسلام حافظ عبدالوہاب روپڑی ناظم الامور اسیاسیہ جماعت اہل حدیث پاکستان نے ملک کی موجودہ صورتحال پر شدید تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ سیاستدان نوجوان نسل کو بے راہ روی کا شکار کرنے کی بجائے ان کو اپنے اصل مقصدِ حیات کی طرف متوجہ کریں۔ تمام دینی وسیاسی جماعتیں ذاتی مفادات اور اختلافات سے بالاتر ہو کر قومی مفادات کو ترجیح دیں اور ملک میں جاری انتشار و بدامنی کی فضا کو جلد سے جلد ختم کرنے کے لیے عملی اقدامات کریں۔ اس موقع پر شکیل الرحمن ناصر مولانا حافظ عبدالوحید شاہد، مولانا شاہد محمود جانباز سمیت جماعت کے دیگر ذمہ داران نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

(منجانب: شعبہ نشر واشاعت اہل حدیث لاہور)

ناظم اعلیٰ خیبر پختونخواہ کی تبلیغی سرگرمیاں

الحمدللہ صوبہ خیبر پختونخواہ میں دعوتی وتبلیغی پروگراموں کا سلسلہ بدستور جاری وساری ہے۔ 7 اگست سے 10 اگست تک سوات اور چکدرہ دیر کا دورہ کیا اور تمام احباب جماعت سے ملاقات کی۔ ضلع دیر کے امیر حاجی سلطان الدین آف چکدرہ سے دعوتی اور تبلیغی امور پر بحث ہوئی۔ پھر سوات روانگی ہوئی تو وہاں مولانا محمد ابراہیم سلفی نے سوات بھر میں دعوتی وتبلیغی پروگرام رکھے تھے جو کہ بہت کامیاب ہوئے ہیں۔

علاوہ ازیں جماعت اہل حدیث صوبہ خیبر پختونخواہ کا ایک اہم اجلاس ناظم اعلیٰ جماعت اہل حدیث صوبہ خیبر پختونخواہ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں ملک کی موجودہ صورتحال پر گفتگو ہوئی۔ ناظم اعلیٰ نے اپنے صدارتی خطاب میں کہا ملک لانگ مارچ اور انقلاب مارچ سے مزید تباہی وبربادی کی طرف جا رہا ہے کیونکہ عمران خان اور طاہر القادری ملک و ملت کی ترقی نہیں دیکھ سکتے۔ ان کا یہ خونی انقلاب پاکستان کو غیر مستحکم ثابت کرنے کے درپے ہے جس کی ڈوری کہیں اور سے ہلائی جا رہی ہے۔ وہ کسی مغربی ایجنڈے کی تکمیل کے لیے ملک میں انتشار، عدم استحکام اور خانہ جنگی کی کیفیت پیدا کرنا چاہتے ہیں لہٰذا عوام کو چاہیے کہ وہ ایسے ملک دشمن عناصر کا ساتھ نہ دے۔

(منجانب: سیکرٹری اطلاعات جماعت اہل حدیث صوبہ خیبر پختونخواہ)

پریس ریلیز

پاکستان کی ترقی، فلاح اور بقاء کا راز قرآن وسنت کے عملی نفاذ میں ہے پاکستان اسلام کے نام پر ہی معرض وجود میں آیا اور اس کی بقاء، ترقی، خوشحالی کا راز بھی قرآن وحدیث کی عملی تعلیمات کو نافذ العمل کروانے میں ہی مضمر ہے، قیام پاکستان سے لیکر تاحال جمہوریت اور سیاستدانوں نے اسلام کے نام پر اقتدار حاصل کر کے مغربی قوانین کو فروغ دیا۔

(ماں کے بغیر زندگی نامکمل ہے)

پاکستان خارجی اور اندرونی طور پر اس وقت مسائلستان بن چکا ہے۔ حالات کا تقاضا ہے کہ امن، خوشحالی اور ترقی کے لیے جمہوریت بچانے یا نواز شریف، شہباز شریف برادران کا اقتدار بچانے کی بجائے ہمیں قرآن وحدیث کے عملی نفاذ کو نافذ العمل کروانے کے لیے میدان میں اترنا ہوگا، ہمیں اپنی قیادت پر مکمل اعتماد ہے مگر اب مزید خاموش رہنا قابل مذمت ہوگا۔

ان خیالات کا اظہار مرکزی جمعیت اہلحدیث سٹی کوٹ رادھا کشن ضلع قصور کے زیر اہتمام جامع مسجد سیدنا فاروق اعظمؓ میں منعقد ہونے والے اجلاس میں مولانا حکیم محمد یحییٰ عزیز ڈاہروی پروفیسر عبدالحکیم سیف، شیخ الحدیث مولانا عطاء اللہ حنیف، حافظ محمد صدیق سلیم، حافظ محمد یوسف سراج، حافظ محمد زکریا عاصم، قاری محمد اشرف نعیم، مولانا حامد محمود سلفی دیگر نے اپنے مشترکہ بیان میں کیا۔

انھوں نے کہا کہ جو کچھ میڈیا کے ذریعے عوام الناس اور غیر ملکی سطح پر بیان کیا جا رہا ہے اسلام اور وائل پاکستان اس کی قطعاً اجازت نہیں دیتا۔ نوجوان طبقہ جذبات میں ہے، مرکزی قیادت کا فرض بنتا ہے کہ ملکی سیاسی صورتحال کے پیش نظر نفاذ اسلام کے سلسلہ میں آئندہ کا لائحہ عمل دیں تاکہ سرزمین پاکستان کو شاعر مشرق ڈاکٹر علامہ محمد اقبال اور بانی قائد اعظم محمد علی جناح کے خوابوں کی تعبیر کے لیے عملی، اسلامی، فلاحی ریاست بنانے میں کامیابی حاصل کر سکیں۔

(منجانب: حکیم محمد یحییٰ عزیز ڈاہروی کوٹ رادھا کشن

(0301-4481583

حکیم محمد یحییٰ عزیز ڈاہروی کو صدمہ

مرکزی جمعیت اہلحدیث کوٹ رادھا کشن قصور کے نائب امیر و [illegible] کوٹ رادھا کشن کے جنرل سیکرٹری حکیم مولانا محمد [illegible] بھائی محمد دین بن عبدالحنان 24 اگست [illegible] واپڈا کی [illegible] لگنے سے تقریباً 22 سال کی عمر میں انتقال کر گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ یاد رہے کہ محمد دین کا بڑا بھائی گذشتہ سال اگست میں ہی انتقال کر گیا تھا۔ مرحوم نیک وصالح انسان تھے۔ بوڑھے والدین اور خاندان یکے بعد دیگرے صدمات سے سخت دوچار ہیں ان کی نماز جنازہ اگلے روز شیخ الحدیث مولانا عطاء اللہ حنیف نے پڑھائی۔ قارئین کرام سے مرحوم کی مغفرت اور والدین کے صبر واستقامت کے لیے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔ (شریک غم: حافظ محمد زکریا عاصم ناظم مرکزی جمعیت اہلحدیث کوٹ رادھا کشن ضلع قصور)

انتقال پُرملال

حکیم زاہد کوٹلی رائے ابوبکر کے رہائشی انتقال کر گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم 1947ء میں پیدا ہوئے اور 15 جولائی 2014ء کو فوت ہوئے ہیں۔ مرحوم خاندانی حکیم تھے، حکمت کے ساتھ ساتھ دیندار اور مبلغ بھی تھے۔ علماء کے قدردان اور غریب پرور انسان تھے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند اور بیت اللہ شریف کی زیارت سے بشرف تھے بلکہ بیرون ملک بھی دماغی مریضوں کا علاج کرنے کے لیے کئی دفعہ گئے۔ آپ کے والد حکیم محمد حسن مرحوم کا مولانا محمد یوسفؒ راجووال کے ساتھ گہرا تعلق تھا جب آپ راجووال آتے تو مولانا صاحبؒ سے گفتگو کے دوران قرآنی آیات کثرت سے پڑھتے تھے۔ منڈی عثمانوالہ سے جماعتی احباب نے بتایا کہ وہاں ایک مشرک گھرانہ کی عورت بیمار ہوگئی تو انھوں نے اس کا علاج اس شرط پر کیا کہ میلہ لگانا چھوڑ دو اور میں تمھاری مریضہ کا علاج کر دیتا ہوں انھوں نے عہد کیا کہ ہم آئندہ میلہ نہیں کرائیں گے، وہ مریضہ اللہ کے فضل وکرم سے صحت مند ہوگئی، آج وہاں میلہ نہیں لگتا۔ اسی طرح خلاف شرع حجامت ولباس کو برداشت نہ کرتے بلکہ ایسے لوگوں کو تبلیغ کرتے کہ غیر شرعی امور سے توبہ کرو میں تمھارا علاج مفت کروں گا، ورنہ انکار کر دیتے۔ پسماندگان میں ان کا ایک بیٹا ابوبکر ہے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ اس کو حکیم صاحب کا خلف الرشید بنائے اور حکیم صاحب کی حسنات قبول فرمائے اور سیئات سے درگزر فرما کر انھیں جنت الفردوس عطا فرمائے آمین (حکیم صاحب کے بیٹے ابوبکر کا رابطہ نمبر یہ ہے 0300-4846410)

(منجانب: مولانا عنایت اللہ امین مدرس دارالحدیث راجووال)

عظمت صدیق اکبرؓ سیمینار

مورخہ 6 ستمبر بروز ہفتہ بعد نماز عصر سے لے کر رات گئے تک جامع مسجد ابوبکر صدیقؓ سادہ روڈ چک جلال دین راولپنڈی میں سیدنا ابوبکر صدیقؓ کی عظمت کے عنوان پر عظیم الشان سیمینار منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں سید طالب الرحمن شاہ، حافظ محمد رفیق طاہر، مولانا احسن فاروقی، مولانا حماد فاروقی، مولانا گل ولی خان، پروفیسر سیف اللہ خالد و دیگر علمائے کرام خطابات ارشاد فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ

(منجانب: حافظ مبشر انور چک جلال دین راولپنڈی)

ضرورت قاری

ناظرہ قرآن مجید پڑھانے اور خادمیت کے لیے کہیں ضرورت ہو تو اس نمبر پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ (حافظ مبشر علی 0306-4472247)

اگر کہیں ضرورت ہو

ایک پختہ منزل حافظ قرآن اور خادم مسجد کی ضرورت ہے۔ قیام وطعام اور تنخواہ معقول ہوگی۔ اچھے امیر کے تزکیہ کے ساتھ آج ہی اپنے مکمل کوائف کے ساتھ رابطہ کریں۔

(حاجی عبدالستار اعوان ناظم جامع مسجد ربانی کھیال وادی سون ضلع خوشاب (0334-7533601/0333-6813820

تبلیغی لٹریچر مفت حاصل کریں

20 روپے کے ڈاک ٹکٹ (برائے خرچہ ڈاک) بھیج کر درج ذیل اشتہارات مفت حاصل کریں۔ نیز مخیر حضرات اس سلسلہ میں ادارہ سے خصوصی تعاون بھی فرمائیں۔ جزاکم اللہ خیراً

☆فرمودات حضرت سلیمان ☆زندگی میں کام آنے والی باتیں ☆اقوال حضرت بایزید بسطامی ☆مواعظ حضرت عیسیٰ ☆مسائل اعتکاف ☆جہنم کے راستے ☆غیبت اور چغلی ☆گھر میں داخل ہونے کے آداب ☆کبیرہ گناہ ☆راہنما اصول ☆طریقہ غسل میت ☆طریقہ کفن ودفن۔

(منجانب: عبدالشکور ساقی مدیر ادارہ تبلیغ ومدرسہ ابوذر غفاریؓ ریلی بازار کھڈیاں خاص ضلع قصور 0301-3372097)

خطبہ جمعۃ المبارک

جماعت اہل حدیث ضلع گوجرانوالہ کے زیر اہتمام مرکز ام القریٰ و جامع مسجد نواب فضل ٹاؤن نزد کچا فتومنڈ میں 5 ستمبر کا خطبہ جمعہ حضرت مولانا عبدالستار خان نیازی (سابقہ دیوبندی) ارشاد فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ

(منجانب: محمود احمد کنگن پوری)

خطبہ جمعۃ المبارک

جماعت اہلحدیث ضلع فیصل آباد کے زیر اہتمام مرکزی جامع مسجد مبارک اہل حدیث مین بازار مانوالہ فیصل آباد میں 12 ستمبر کا عظیم الشان خطبہ جمعۃ المبارک روپڑی خاندان کے چشم و چراغ مفسر قرآن، مناظر اسلام

حافظ عبدالوہاب روپڑی فاضل ام القریٰ مکہ مکرمہ

ارشاد فرمائیں گے۔ (ان شاء اللہ) (منجانب: مولانا محمد بلال مدنی ناظم تبلیغ جماعت اہل حدیث فیصل آباد)

(ماں کا پیار بغیر لالچ ہے)

تحریک دعوتِ توحید پاکستان کے انقلابی اقدامات

پاکستان میں خاص وعام کو توحید وسنت سے وابستہ کرنے اور شرک وبدعت سے بچانے کے لئے تحریک دعوت توحید پاکستان ملک بھر میں توحید وسنت پر مبنی فری لٹریچر تقسیم کرنے، تبلیغی پروگرام رکھنے، میلہ جات کے موقع پر اجتماعی خطبہ جمعہ کا اہتمام کرنے کے ساتھ ساتھ شرک وبدعت کے خلاف رائے عامہ بیدار کرنے کے لئے پُرامن اور نہایت مہذب ریلیوں کا اہتمام کر رہی ہے اس سے پہلے 2 فروری لاہور پریس کلب کے سامنے 9 مارچ قصور 6 اپریل ساہیوال 18 مئی گوجرانوالہ اور 25 جون چونیاں شہر میں منعقد کر چکی ہے۔ ان شاء اللہ اب درج ذیل مقامات پر درج ذیل پروگرام منعقد ہوں گے۔

بُلھے شاہ کا عرس

22 اگست قصور شہر میں بلھے شاہ۔ کے عرس کے موقعہ پر تحصیل قصور کے 212 علماء کرام کے خطبہ جمعہ کا عنوان:

قبروں کا احترام، مگر ان کو سجدہ حرام

حافظ محمد ظہیر: ناظم تحریک دعوتِ توحید تحصیل قصور
0302-7573276

یاد رہے کہ وال چاکنگ کے ساتھ دونوں پروگرامز کے اشتہار چھپوا کر پورے ضلع میں چسپاں کر دیئے گئے ہیں

بابے عباس کا عرس

(عرف کتیاں والی سرکار)

5 ستمبر پتوکی شہر میں بابے عباس کے میلہ کے موقعہ پر تحصیل پتوکی کے 61 علماء کرام کے خطبہ جمعہ کا عنوان:

حاجت روا، مشکل کشا، ایک خدا ایک خُدا

قاری محمد صدیق شاکر: 0301-4555006
قاری عبدالباقی: 0301-4100799
حافظ عمر فاروق: 0300-4732334

خطبہ جمعہ

5 ستمبر میلہ کے موقعہ پر پتوکی مسجد قبا میں خطبہ جمعہ

میاں محمد جمیل

کنوینر تحریک دعوت توحید پاکستان
ارشاد فرمائیں گے۔

اوکاڑہ شہر میں عظمتِ توحید اور محبتِ رسول ﷺ ریلی

14 ستمبر بروز اتوار 1:30 بجے دوپہر بلدیہ ہال اوکاڑہ میں توحید خالص سیمینار منعقد کرنے کے بعد عظمتِ توحید اور محبتِ رسول ریلی نکالی جائے گی جس میں تمام تنظیمات کے اہم رہنما خطاب فرمائیںگے۔ قرب وجوار کے حضرات سے اپیل ہے کہ وہ سیمینار اور ریلی میں بھرپور شرکت فرمائیں۔

تحریک دعوت توحید پاکستان: 37 کمرشل مریم بلاک اقبال ٹاؤن لاہور: 0333-4566379/0423-5417233

(ماں قدرت الٰہی کا انمول تحفہ ہے)

جماعۃ الدعوۃ تحصیل مریدکے
عبدالجبار
خلیل الرحمن
محمد عثمان
مزمل رشید
تاج دین شاہ
ابو ہاشم
احسان الٰہی
عقیدۂ توحید و ختم نبوت پر جان بھی قربان
14 ستمبر 2014 اتوار
دوسری سالانہ
ختم نبوت کانفرنس
عظیم الشان
فقید المثال
ایمان افروز
مین سوئی گیس روڈ کینال پارک مریدکے
منظور احمد
عبدالرزاق ساجد
خاور رشید
محمد یوسف ربانی
بشیر احمد خاکی
خالد سیف الاسلام
علی عمران شاہین
جماعۃ الدعوۃ
تحصیل مریدکے
0322-4747211
0300-4743728
اجتماع
asimgraphic@gmail.com

WEEKLY
TANZEEM AHL-E-HADITH CPL-104
LAHORE

اور قرآن کو خوب ترتیل (تجوید) کے ساتھ پڑھو۔ (القرآن)
تم میں سے بہترین وہ ہیں جو قرآن سیکھتے اور سکھاتے ہیں۔ (الحدیث)

زیر اہتمام
جامعہ اہل حدیث
چوک دالگراں لاہور کے

فضیلۃ الشیخ قاری ادریس العاصم حفظہ اللہ کی زیر نگرانی

عظیم خوشخبری

داخلہ برائے تجوید

حفظ سے فارغ ہونے والے طلباء کے لیے سنہری موقع

خصوصیات

۱ لہجات عرب کی خصوصی تربیت
۲ تجوید کے ساتھ 2 سالہ درس نظامی کا نصاب
۳ 2 سالہ وفاق المدارس کا نصاب
۴ جامعہ کی طرف سے تجوید کی سند
۵ وفاق المدارس سے الحاق شدہ
۶ مدینہ یونیورسٹی کے فاضل اساتذہ کی خدمات
۷ محنتی اور مشفق عملہ
۸ نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والوں کے لیے خصوصی انعامات
۹ ادارہ ہذا کا مدینہ یونیورسٹی سے باقاعدہ الحاق
۱۰ کورس کا دورانیہ 2 سال

شرائط داخلہ

۱ حافظ قرآن اور اردو پڑھ لکھ سکتا ہو
۲ داخلہ کے وقت ہر طالب علم اپنے سرپرست یا والد کے شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی ضرور ہمراہ لائے

حافظ عبد الغفار روپڑی ناظم اعلیٰ جامعہ اہلحدیث چوک دالگراں لاہور
0345-7656730 0423-7656730